جمعیت اشاعتِ اہلسنت

نورمسجد، کاغذی بازار - کراچی ۷۴۰۰۰

❁❁ منشور ❁❁

جمعیت اشاعت اہلسنّت

۱ تحفظ عقائد اہلسنّت و فروغ مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ۔

۲ دشمنان مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کے ناپاک ارادوں کی تحریر و تقریر کے ذریعے بیخ کنی و رد۔

۳ ناموس رسالت ﷺ، مقام صحابہ، اہلبیت اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کا تحفظ۔

۴ میلاد النبی ﷺ، ایام صحابہ اور اعراس بزرگان دین علیہم الرضوان کے سلسلے میں خصوصی اجتماعات کا انعقاد۔

۵ رمضان المبارک میں اصلاح معاشرہ کی غرض سے خصوصی درس و تربیتی اعتکاف۔

۶ حج و عمرہ کی تربیت کے لئے تحریری و تقریری تربیت کا انعقاد۔

۷ دینی لائبریریوں کا قیام و انتظام۔

۸ مدارس حفظ قرآن و ناظرہ کا قیام و انتظام۔

۹ درس نظامی کی مختلف کلاسوں کا اہتمام و انتظام۔

۱۰ لوگوں کی اصلاح عقائد و اعمال کے لئے تربیتی نشستوں اور ہفتہ واری اجتماعات کا انعقاد۔

۱۱ عوام اہلسنّت میں علمائے اہلسنّت کا متعارف کرانا۔

۱۲ دینی کتب و رسائل اور اسلامی لٹریچر کی مفت اشاعت۔

۱۳ اہلسنّت کی مختلف ہم خیال تنظیموں کے درمیان رابطہ پیدا کرنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

پیش لفظ

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جسکو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

مسلمانان عالم نے ہمیشہ سے ہی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال دولت کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کی راحت بنا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر ہر شئے کو عشاق اپنی آنکھوں میں جگہ دیتے ہیں اور یاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرز جان بنانا مسلمانوں کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے کیوں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس سے محبت اور اس کا اظہار ان کے لئے مایہ صد افتخار ہے۔

اسی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار جب مدحت کی صورت اختیار کرتا ہے تو شاعری کی روش پر قصیدہ بردہ شریف، حدائق بخشش اور ذوق نعت کی صورت میں گل بوٹے کھل جاتے ہیں۔

قصیدہ بردہ شریف ایک ایسا ہی عشق و محبت کی لذتوں سے

Ishaate Islam

سرشار نعتیہ قصیدہ ہے۔ یہ قصیدہ ایسا مقبول و محمود ہے کہ صاحب قصیدہ پر جب فالج کا حملہ ہوا تو انہوں نے اس قصیدہ کے ذریعہ مسیح الکونین، شفیع الدارین سے شفا طلب کی۔ آقائے دو جہاں نے اس مدحیہ قصیدے کو پسند فرماتے ہوئے نہ صرف صاحب قصیدہ کو تمام جسمانی بیماریوں سے شفا عطا کی بلکہ اپنے نعت خوانوں میں انہیں ممتاز و منفرد مقام بھی بخشا۔

عاشقان مصطفیٰ نے ہر دور میں اسے حرز جان بنایا، ہر محفل و مجلس میں حصول برکت کے لئے اس قصیدے کا ورد کیا۔ اس قصیدے کے وسیلے سے اپنے تمام مصائب و آلام کے دفع کے لئے دعائیں کیں۔

جمعیت اشاعت اہلسنت اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت قصیدہ بردہ شریف بمعہ اردو، فارسی ترجمہ کے ساتھ شائع کررہی ہے اور ساتھ ہی علامہ ابوالحسنات قادری علیہ الرحمۃ کی تصنیف "شرح قصیدہ بردہ شریف" (طیب الوردۃ) سے سبب تالیف قصیدہ، وجہ تسمیہ قصیدہ بردہ شریف، آداب قرات قصیدہ و حالات صاحب قصیدہ بردہ بھی کتاب میں نقل کئے گئے ہیں تاکہ عوام الناس کے دلوں میں موجود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی شمع کو مزید فروزاں کیا جائے اور قارئین کرام اس قصیدہ کو پڑھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ محظوظ ہوں۔ اللہ تعالیٰ جمعیت کی اس سعی کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاکپائے وقار الدین علیہ الرحمۃ
محمد عرفان وقاری

سبب تالیف قصیدہ

ناظم القصیدہ علامہ شرف الدین محمد بوصیری مصری رحمۃ اللہ علیہ مصر کے ایک قریہ بوصیر کے رئیسِ اعظم اور علومِ عربیہ کے متبحر عالم فصاحت و بلاغت میں ایسے مشہور و معروف فرد تھے کہ آپ کے زمانہ میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ اور علماءِ عصر میں ایک شہرۂ آفاق ادیب۔

ابتداءِ عمر میں آپ اپنی خداداد قابلیت اور تبحرِ علم کی وجہ سے سلاطینِ اسلامیہ کے مقرب و محبوب عنصر رہے۔ آپ سلاطین و اُمراء کی منقبت اور قصیدہ گوئی میں خاص طور پر حصہ لیتے۔ اور اُن کے اعداء کی ہجو میں رجز اور قصائد لکھا کرتے تھے۔

ایک روز آپ دربارِ سلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ ایک بزرگ ملے اور انہوں نے علامہ بوصیری سے سوال کیا کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کبھی خواب میں بھی زیارت کی یا نہیں؟ آپ نے عرض کیا۔ میں آج تک حضور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا۔ پھر علامہ فرماتے ہیں کہ اس جواب کے بعد سے میرے دل میں حضور کا عشق اور محبت کا جذبہ اتنا متلاطم ہوا کہ میں اپنے دِل میں سوا اس محبت کے اور کچھ محسوس نہ کرتا تھا۔

گھر آکر جو سویا تو اُسی شب مجھے جمالِ جہاں آرا محبوبِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے حضور کو جماعتِ صحابہ کے ساتھ اس شان سے دیکھا جیسے چاند ستاروں میں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے دل کو اُس ہستی مقدس کی محبت سے مملو اور زیارتِ بابرکت کے سرور سے محظوظ و مسرور پایا۔ اس کے بعد ایک ساعت کے لئے اُس نورِ مجسم کی محبت مجھ سے علیحدہ نہ ہوئی۔ اور عنفوانِ محبت و سرور میں میں نے چند قصیدے لکھے۔ چنانچہ قصیدہ مضریہ اور ہمزیہ اسی زمانہ کے لکھے ہوئے ہیں۔

اُس کے بعد ایک روز اچانک مجھے فالج پڑا۔ اور میرا نصف حصہ بے حس ہو گیا۔ اس مصیبت کی حالت میں میرے ضمیر نے مشورہ دیا کہ ایک قصیدہ حضور کی مدحت میں لکھوں۔ اور اُس کے ذریعہ اُس بابُ الشفاء سے اپنے لیے شفا طلب کروں۔ چنانچہ اُسی حالت میں میں نے اس قصیدہ مبارکہ کو لکھا۔

Ishaate Islam

بعد انفراغ جب سویا تو خواب میں اُس مسیحِ کونین شفاء دارین کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور اسی عالمِ رؤیا میں میں نے یہ قصیدہ حضور کے سامنے پڑھا۔ بعد اختتام قصیدہ میں نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے اعضاءِ حقیرہ پر اپنے دستِ نوری کو پھیر رہے ہیں۔ جب آنکھ کھُلی تو میں نے اپنے کو بالکل صحتیاب پایا۔ اس خوشی اور فرحت و مسرت میں علی الصباح میں اپنے گھر سے نکلا۔ تو راستہ میں شیخ ابوالرجا الصدیق ملے۔ جو اپنے وقت کے قطب الاقطاب تھے۔ اور مجھے فرمانے لگے۔ اے امام وہ قصیدہ سناؤ جو حضور کی مدحت میں تم نے تالیف کیا ہے۔ چونکہ اس قصیدہ شریف کا علم سوا میرے کسی کو نہ تھا میں نے اُن سے عرض کیا۔ حضرت کون سا قصیدہ آپ چاہتے ہیں۔ میں نے حضور کی مدحت میں اکثر قصائد لکھے ہیں۔

شیخ ابوالرجا نے فرمایا۔ وُہ قصیدہ سناؤ جس کا مطلع یہ ہے۔

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَۃٍ بِدَمٖ

میں نے حیرت سے عرض کیا۔ یا ابا الرجاء من این حفظتھا۔ اے ابوالرجا! یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے یاد کیا۔ میں نے یہ قصیدہ سوا اپنی سرکار کے کسی کو اب تک نہیں سُنایا ہے۔ نہ کوئی شخص اس وقت تک میرے پاس آیا۔ جس کو یہ قصیدہ میں نے سُنایا۔ ابوالرجا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لقد سمعتھا البارحۃ تنشدھا بین یدی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو یتمایل ویتحرک استحسانا کتحرک الاغصان المثمرۃ بھبوب نسیم الریاح۔ اے بوصیری یہ قصیدہ گذشتہ رات میں نے اُس وقت سُنا۔ جب تم دربارِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کر رہے تھے۔ اور حضور اس قصیدہ کو سُن کر اظہارِ پسندیدگی کے لئے پھلوں سے بھری ہوئی ڈالی کی طرح ایسے تمایل و تحرک فرما رہے تھے۔ جیسے وُہ ڈالی نسیم ریاح کی حرکت سے ہلنے لگتی ہے۔ بوصیری فرماتے ہیں۔ کہ یہ سن کر میں نے علی الفور وہ قصیدہ اُن کی خدمت میں پیش کیا۔ بس اس کے بعد شہر مصر میں یہ خبر عام ہوگئی۔

صاحب الشوارد الفردہ اتنا اور زیادہ لکھتے ہیں کہ شدہ شدہ یہ خبر ملک الظاہر کے وزیر بہاؤالدین تک پہنچی۔ اُنہوں نے قصیدہ شریف کی نقل لی اور عہد کیا کہ اس قصیدہ مبارکہ کو روزانہ

برہنہ پا اور برہنہ سر کھڑے ہو کر سنوں گا۔ چنانچہ اس کی برکت سے اُن کے دین و دُنیا کے بہت سے کام پورے ہوتے اور مصیبتیں فرو ہوئیں۔ پھر سعد الدین فارقی وزیرِ موصوف کے فرمان نویس کو آشوبِ چشم ہوا۔ حتیٰ کہ بصارت جاتے رہنے کا اندیشہ ہو گیا۔ خواب میں کسی نے کہا کہ بہاؤالدین سے بردہ لے کر آنکھوں سے لگا۔ وہ گئے۔ اور خواب بیان کیا۔ بہاؤالدین نے کہا بردہ تو معلوم نہیں ہاں حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نعت میرے پاس ہے۔ جو شفاءِ امراض میں خاص اثر رکھتی ہے۔ چنانچہ سعد الدین نے وہ قصیدہ لیا آنکھوں سے لگایا اور پڑھا۔ علی الفور صحت یاب ہوگئے۔ ایسا ہی صاحب عطر الوردہ نے نقل کیا۔

اس تذکرہ سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ ناظم قاہم علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بہاؤالدین وزیر کے ہمعصر تھے۔ اور بہاؤالدین وزیر ۵۸۱ھ کے اندر وادی نخلہ میں پیدا ہوئے۔ جو حوالی مکہ مکرمہ میں ہے۔ اور ۶۷۷ھ میں بمقام قاہرہ وصال فرمایا۔ اور آپ کی عمر کا اکثر حصہ حلب، دمشق اور قاہرہ میں گزرا۔ بہاؤالدین وزیر خود بھی اچھے شعرا میں مانے جاتے تھے۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی ۶۹۴ھ[1] وفات معلوم ہوتی ہے۔

اس لئے کہ عقیدۃ الشہدہ شرح قصیدۃ البردہ للخرلوتی کے سرنامہ پر یہ عبارت موجود ہے:-

"فان قصیدۃ البردۃ الموسومۃ بالکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ للشیخ شرف الدین ابی عبد اللہ محمد بن سعید الدولاصی ثم البوصیری المتوفی سنۃ اربع وتسعین وستمائۃ"

گویا یہ قصیدۂ مبارکہ کم از کم سات سو نو برس یا اس سے کچھ زائد مدت سے صوفیاء و اولیاء کلا میں معمولاً جاری ہے اور بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔ یہ اندازاً عمر قصیدہ عرض کی ہے۔ ممکن ہے اس سے بھی زائد مدت کا ہو۔ اس لئے کہ بہاؤالدین وزیر ملک الظاہر کے عہد میں اس کا وجود تھا۔ اور وہ اسے ننگے سر ننگے پیر کھڑے ہو کر سنتے تھے۔ اور اس سے بہت سی مہمات حل کراتے۔ اور اس کی برکت سے مرادِ دلی حاصل فرماتے تھے۔

---

[1] متوفی ۶۹۱ھ

وجہ تسمیہ قصیدۃ البردہ

فالج سے سخت آشوبِ چشم کی شدت سے نجات، امورِ ملکی دینی دنیوی کی مہمات کا حل تو اس کی برکت سے ظاہر ہے۔ جیسا کہ عرض ہو چکا۔ اس بنا پر صاحبِ عطر الوردہ نے لکھا ہے۔

" انّ البردۃ الثوب المخطط کما فی القاموس والناظم قدس سرہ یذکر فیھا المضامین المختلفۃ فتارۃ یذکر الصبابۃ ولوازمھا من الاشواق والاحزان ومرۃ یتجرد من نفسہ مخاطباً ویحاورہ عتاباً ویخاطبہ سوالاً وجواباً وطوراً یعترف بالتقصیر ویعتذر عنہ وحیناً یحذر عن مکائد النفس ویعظ الناس وساعۃ یتشبث بالرجاء ویستغیث ویستشفع بہ صلی اللہ علیہ وسلم ووقتاً یمدحہ علیہ السلام ویشرح کمالاتہ الذاتیۃ والمکتسبۃ ویبین معجزاتہ الظاھرۃ الباھرۃ ویذکر فضائل اصحابہ بالتمیادہ الی غیر ذالک فکانہٗ لکل مضمون لون عجیب فائق یشبہ کل مضمون بخط حسن الھیئۃ الرائق فشابھت القصیدۃ ببردۃ مخططۃ فسمیت بھا۔"

خلاصہ یہ کہ لغت میں بردہ دھاریدار کپڑے کو کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس قصیدہ میں ناظم فاہم نے مختلف مضامین کی آرائش کی ہے۔ کہیں بادِ صبا سے مخاطبہ، کہیں اظہارِ شوق و ذوق کہیں غمِ ہجر کی داستان، کہیں تنہائی کا شکوہ کہیں نفسِ امارہ پر عتاب کہیں مدعی مدعا علیہ کے سوال و جواب، کہیں اعترافِ قصور۔ کہیں عذر خواہی، کہیں نفس کے مکروں سے ڈرانا، کہیں عوام و تابعین کو وعظ سنانا، کہیں دربارِ رسالت میں استغاثہ، کہیں سرکارِ مدینہ کے حضور میں استشفاع۔ کہیں مدحت و مناعت کہیں شرحِ کمالاتِ ذات، کہیں اظہارِ معجزات، کہیں فضیلتِ صحابہ، کہیں ارختِ عذباتِ[1]

---

[1] یہ آخری شعر ہے قصیدہ بردہ شریف کا جس کا ترجمہ ہے :- تیری رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک بادِ صبا (پروا کی ہوا) درختِ بان کی شاخوں کو ہلاتی رہے جب تک اونٹوں کو حُدی خوان اپنے نغموں سے مست کرتا رہے۔ ۱۲۔

انبان ریح صبا، کہیں واطرب العیس حادی العیس بالنغم تو گویا یہ مختلف مضامین ثوبِ عشق و محبت پر خطوط ہیں۔ اس بنا پر اس قصیدہ مبارکہ کا نام قصیدہ بردہ رکھا گیا۔

۲۔ بعض نے کہا کہ بردہ ایک اسم ہے جس سے ٹھنڈک حاصل کی جائے اور اس کا ماخذ برد ہے جس کے معنی سوہان، سوئیدن اور راست کردن کے ہیں۔ تو چونکہ اس قصیدۂ مبارکہ کے الفاظ حشو و زوائد سے مصئون، لوازمات شاعری سے مزیّن ہیں؛ اور اس کے پڑھنے سے قلب میں برودت اور صفائی پیدا ہوتی ہے۔ بنا بریں اسے قصیدہ بردہ کہا گیا۔

۳۔ اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ بردۃ ماخوذ برد سے ہو۔ یعنی ترویح و تنفیس اور ملائمت بالخیر۔ جیسے عُرفِ عرب میں کہتے ہیں۔ بَرَدَا مرنا یعنی صلح و حُسن، تو چونکہ یہ قصیدۂ مبارکہ حصولِ حسنا روح اور سببِ راحتِ قلبِ قاری ہے۔ اس لئے اسے بردہ کہا گیا۔

۴۔ چوتھی وجہ میں لکھتے ہیں۔ قیل القی علیہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بردتہ المبارکۃ فی النوم عند سماع القصیدۃ فعوفی لساعتہ۔ یعنی کہا جاتا ہے کہ جب یہ قصیدہ خواب میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور کو سُنایا۔ تو حضور نے اپنی بردیمانی اُن پر ڈالی تو علی الفور آپ کو صحتِ کاملہ حاصل ہو گئی۔

۵۔ اور شرحِ شیخ محی الدین محمد بن مصطفٰے المعروف بہ شیخ زادہ میں اس طرح ہے۔ ثم قصۃ وصول البردۃ من الحضرۃ للمسلمۃ مشھورۃ وحکایۃ ماشوھد من آثار برکاتھا فی الکتب مسطورۃ واشتھار شانھا الحجیب عند جماھیر الانام اغنانی من الاکثار فی وصفھا واطالۃ الکلام۔ یعنی قصہ بردیمانی عطا ہونے کا دربارِ رسالت سے مشہور و معروف ہے۔ اور حکایاتِ عجائب و غرائب اس قصیدہ کے کتابوں میں مسطور ہیں۔ اور شہرت جماہیر انام میں اس قصیدہ کی اس قدر ہے کہ اس نے ہمیں اس کے فضائل زیادہ بیان کرنے سے مستغنی کر دیا۔ اور اطالتِ کلام سے بچا لیا۔

۶۔ علاوہ ازیں عطر الوردہ میں سعد الدین الفارقی کی آشوبِ چشم میں پریشانی لکھتے ہوئے لکھا ہے۔ فرآی فی المنام قائلاً لہ امض الی الصاحب بھاؤ الدین وخذ منہ البردۃ واجعلھا علیٰ عینیک تبرء بھا۔ یعنی سعد الدین نے خواب میں دیکھا۔ کہ

بہاؤالدین کے پاس جا۔ اور بردہ لے کر آنکھوں سے لگا۔ ابھی صحت یاب ہو جائے گا۔

فجاء الی الصاحب وقص علیه ما رائ فقال ما عندی شیئ یقال له البردة و انما عندی مدیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستشفی بها فاخرجه و وضعها علی عینیه وقرء وهو جالس فشفاه اللہ تعالیٰ من الرمد لوقته۔ تو سعدالدین اپنے حاکم بہاؤالدین کے پاس آئے اور خواب بیان کیا۔ بہاؤالدین وزیر نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی ایسی شے نہیں۔ جسے بردہ کہا جاتا ہے۔ مگر ایک نعت حضور کی ایسی مقبول ہے کہ اس سے اللہ مریضوں کو شفا دیتا ہے اور وہ قصیدہ نکال کر اُن کی آنکھوں سے لگایا اور سنایا۔ اُسی وقت خدا نے صحت عطا فرمائی۔ اقول وباللہ التوفیق۔

اس واقعہ سے یہ امر ثابت ہوا۔ کہ اس قصیدہ مبارکہ کا نام بردہ تو عالمِ ارواح میں اولیاء و کملا کے اندر مشہور تھا۔ لیکن بہاؤالدین وزیر کو اس کا علم اس سے زائد نہ تھا کہ وہ اس قصیدہ کو نعت شریف جانتے تھے۔

بہر حال قصیدہ شریف کا نام قصیدہ بردہ پانچ توجیہات سے تو توجیہاً مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور شیخ زادہ کے قول کے مطابق یہی نام مشہور و معروف ہے۔

عام اس سے کہ ردا مبارک عطا کی گئی ہو۔ یا مناسبت مضمون کے اعتبار سے ہی اس نام سے مستمیٰ ہوا ہو۔ بہر حال یہ قصیدہ، قصیدۂ بردہ شریف کے نام سے مشہور ہے۔

اور قصیدہ کی پسندیدگی پر عطاء بردیمانی بعید از عطا بھی نہیں۔ اس لئے کہ قصیدہ بانت سعاد جب حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد بارگاہِ رسالت میں بغرضِ عفو تقصیرات پیش کیا اور دربارِ رسالت میں سنانا شروع کیا تو جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ اس شعر پر آئے۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ

مُھَنَّدٌ من سیوف اللہ مسلول !

"یعنی ہمارے حضور یقیناً برہنہ تلوار ہیں۔ اور اس کی چمک سے نورِ ہدایت عالم میں عام پھیل رہا ہے۔"

تو حضور نے بردیمانی کعب کو عطا فرمائی۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت کعب نے مُھَنَّدٌ من سیوف الھند مسلول کہا تھا اس لئے کہ ہندوستان کے لوہے کی تلواریں عرب میں بہت مشہور تھیں۔ تو حضور نے سیوف الہند کی جگہ سیوف اللہ فرما کر اصلاح کی۔ اور یہ چادر ایک مدت تک آپ کے گھرانہ میں تبرکاً رہی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس ردائے مبارک کو دس ہزار درم میں لینا چاہا۔ مگر حضرت کعب نے عطائے سرکار کے بدلے درم و دینار پسند نہ کئے۔ آخرش ورثائے کعب سے بعد وفاتِ کعب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار درم کو خرید لیا۔ اور اُن کے بعد خاندانِ عباسیہ میں بھی یہ تبرکاً رہی۔ اور تاجپوشی کے وقت خلیفہ کے شانوں پر ڈالی جاتی تھی۔ پھر فتنہ تاتاریہ میں یہ چادر شریف مفقود ہو گئی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قصیدہ کی بخششوں میں دربارِ رسالت سے عطاء ردا ہوئی ہے اور بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اگر عطا ہوئی ہو۔ تو تعجب نہیں۔

لہٰذا قصیدہ بردہ کا نام ردا و بردیمانی سے منتسب ہونا صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

آدابِ قرأتِ قصیدۂ مبارکہ

اوّل ایک نکتہ عجیبہ مرکوزِ خاطر رہے۔ کہ اس قصیدہ مبارکہ کی ابتداء میں ایک بشارتِ خاص ہے۔ اور اختتامِ قصیدہ میں اُس بشارت کا نتیجہ ہے جو بزبانِ حال بتا رہا ہے کہ اس قصیدہ کا ملازم ہمیشہ امن میں رہ کر فرح و طرب کے قلعۂ حصین میں محفوظ رہے گا۔

چنانچہ اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ میں اَمِنْتَ نکلتا ہے۔ جس کے معنی ہیں تو امن میں آگیا۔ اور قصیدہ میں ہے۔ وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ تو امن و امان کا نتیجہ طرب و فرحت ہے۔ گویا قصیدہ مبارکہ اَمِنْتَ شروع کرنے والے کو اُس کو ختم پر خیریت کی بشارت عظمیٰ دیتا ہے۔[1]

---

[1] یہ مضمون قصیدہ بردہ کے پہلے اور آخری شعر کی شرح میں صاحب عطر الوردہ نے بھی درج کیا ہے ۱۲

اس قصیدہ مبارکہ کے آدابِ تلاوت میں اوحد العلماء الاعلام و مفرد العظماء الفخام الانسان الکامل الجھبذ الفاضل ذو النسب الرفیع السامی صاحب الادب البدیع النامی، قاموس البلاغۃ و الفصاحۃ و نبراس الافہام السید عمر افندی مفتی مدینۃ خرپوت و مفید الحکام صحیح الاحکام فرماتے اور فتویٰ دیتے ہیں۔ کہ اس قصیدہ کے پڑھنے میں چند شروط و آداب کا لحاظ لازمی ہے۔ ورنہ اگر نتیجہ میں فائدہ نہ ظاہر ہو تو قصیدہ کی بے اثری نہ سمجھی جائے بلکہ اپنی غلطی پر اُس کو محمول کرے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ امام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے۔ تاکہ اس کی برکت سے زیارتِ سرکارِ ابد قرار صلے اللہ علیہ وسلم حاصل کریں۔ ایک مدت تک پڑھا۔ مگر زیارت سے مشرف نہ ہوئے تو انہوں نے اپنے شیخ کامل کی خدمت میں عرض کیا کہ اس میں کیا راز ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ لعلك لاتراعی شرائطها غزنوی شاید تو اس کی شرائط کی رعایت نہیں کرتا۔ علامہ غزنوی نے عرض کیا لابل انا اعیها نہیں حضور میں خاص رعایت اور توجہ سے پڑھتا ہوں۔ فراقب الشیخ تو اُن کے شیخ نے مراقبہ کیا۔ اور فرمایا۔ وقفت علی سرہ وھو انك لاتصلی بالصلوٰۃ التی صلی بها الامام البوصیری اذ ھو یصلی علیہ علیہ السلام بقولہ ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

غزنوی زیارت نہ ہونے کا جو راز ہے۔ وُہ معلوم ہو گیا۔ وہ یہ ہے کہ تم وُہ درود نہیں پڑھتے جو امام بوصیری نے حضورؐ پر اس قصیدہ کو سُناتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور وُہ درود یہ ہے ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اور اس قصیدہ میں اس درود کا پڑھنا ہی خاص سر ہے۔ اس کے سوا اور کوئی درود نہ ہو

چنانچہ شرائطِ قرأت میں اول یہ ہے کہ

(۱) باوضو ہو۔

(۲) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر پڑھے۔

(۳) تصحیح الفاظ میں خاص کوشش کرے اور زیر زبر کا لحاظ رکھے۔

(۴) جو شعر پڑھے۔ اُس کے معنی کو سمجھتا ہو اس لئے کہ دُعا کے لفظوں کو اگر نہ سمجھتا ہو۔ تو اس

کی تاثیر جاتی رہتی ہے۔ جیسا کہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ حزب الاعظم میں فرمایا:۔
"فعلیك بحفظ مبانیه والتامل فی معانیه"

(۵) ہر شعر کو شعر کی طرح پڑھا جائے نہ کہ نثر کی طرز پر۔

(۶) تمام قصیدہ اوّل حفظ ہو۔ پھر معمولاً پڑھے

(۷) جو اس کی قرات کرے۔ اور ورد بنائے۔ وُہ پہلے اجازت کسی ماذون سے حاصل کرے۔

(۸) قصیدہ کے اوّل اور آخر میں مخصوص وُہ درود پڑھا جائے جو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ والا میں پڑھا تھا یعنی

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

یہ شرائط علامۃ الفہامہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ کے شارح شیخ خرلوتی مفتی مدینہ خرپوت نے اپنی شرح میں نقل فرمائیں اور صاحب الشوارد الفردہ نے سلسلہ سہروردیہ کے قاعدہ کے تحت طریقِ تلاوت یوں لکھا ہے کہ مجھ کو اپنے والد ماجد میر سید علی بخاری سہروردی علیہ الرحمۃ سے اس کی اجازت ہے۔ طریقِ تلاوت یوں لکھا ہے کہ:۔

(۱) جس دن شروع کرنا ہو۔ حسبِ مقدور ایک یا چند محتاجوں کو کھانا کھلائیں۔ اور کھانا شیریں نمکین دو طرح کا ہونا چاہیئے۔ اوّل اُس کھانے پر حضور کی وساطت سے مصنف قصیدہ کی فاتحہ ہو۔

(۲) صاف اور خوشبودار لباس پہن کر قصیدہ شروع کیا جائے۔

(۳) جس شعر میں حضور کا نامِ نامی آتے اُس کی تین بار تکرار کی جائے اور درود پڑھا جائے۔

(۴) وقتِ معین پر روزانہ کا ورد رہے۔

(۵) مقدرت ہو تو ہر ماہ کے آغاز میں طریقِ مذکور پر کھانا کھلایا جائے۔

(۶) قصیدہ شروع کرنے سے اوّل یہ درود شریف پڑھا جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ وَارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا

مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ
یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ یَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ یَا سَنَدَ
مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ یَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ یَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ یَا کَنْزَ الْفُقَرَاءِ
یَا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ یَا مُنْقِذَ الْهَلْکٰی یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ
یَا مُفْضِلُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُنِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَضَوْءُ
النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ یَا اَللّٰهُ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ
وَالْفَضْلَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ
حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَامُوْلَهٗ فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ ۔

(۷) قصیدہ ختم کرکے یہ دعا پڑھی جائے :۔

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْفِنِیْ بِرُکْنِكَ الَّذِیْ
لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ فَلَا اَهْلِكَ وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَکَمْ
مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُکْرِیْ وَکَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ
ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ عند نعمته شکری فلم
یحرمنی ویا من قل عند بلیة صبری فلم یخذلنی ویا من رآنی
علی الخطایا فلم یفضحنی یا ذا المعروف الذی لا ینقضی ابدا ویا
ذا النعماء التی لا تحصٰی ابدا اسئلك ان تصلی علی سیدنا محمد و
علٰی آل سیدنا محمد وبك اَدْرَءُ فی نحور الاعداء والجبابرة
اللّٰهم انك تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی
فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی۔ آمین برحمتك
یا ارحم الراحمین ؕ

مُنتخَب اشعار قصیدہ بُردہ برائے حصول مرام

ہدایت خواندن شعر برائے حصول مرام

(۱) مندرجہ ذیل اشعار میں سے جو شعر پڑھا جائے۔ اُس کے اوّل آخر تین بار یہ درُود شریف ضرور پڑھا جائے ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ !

(۲) جو شعر پڑھا جائے۔ اُس کی زیر زبر اور صحت الفاظ کا خاص لحاظ رکھا جائے۔
(۳) خشوع وخضوع سے باوضو رو بقبلہ بیٹھ کر پڑھا جائے۔
(۴) اوّل کچھ فاتحہ بتوسل سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی ہو۔

خواص از شرحِ خرپوتی

ضُعفِ قلب وغمگینی وتنگی نفس کے لئے یہ شعر مبارک حروفِ مقطعات میں سیب پر لکھ کر کھلائیں۔ چند روز کھلانے سے صحت ہو گی۔ اور اگر شیشہ کے برتن پر شعر لکھا جائے اور دھو کر پلایا جائے تو ضیق النفس کو عجیب الاثر ہے۔ ؎

لَوْلَا الْهَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ وَلَا اَرِقْتَ لِذِکْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

تنبیہ

حروفِ مقطعات لکھنے کے یہ معنی ہیں کہ مرکب حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھا جائے حسب طریقۂ ذیل :۔

ل و ل اا ل ہ و ی ل م ت ر ق د م ع ا ع ل ا ط ل ل۔ و ل ا ا ر ق ت ل ذ ک ر
ا ل ب ا ن و ا ل ع ل م +

خواص ایضاً منہ

برائے قضاء حاجات وحصول مرادات تین بار یہ شعر پڑھ کر کام شروع کرے۔ انشاء اللہ

حاجت و مقصد پورا ہو۔

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ   بِهِ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

خواص ایضاً منہ

(۱) اگر اپنی بیوی کی طرف سے کسی رازِ مخفی کا وہم ہو۔ تو اس شعر کو لیموں کے پتے پر لکھ کر جب کہ وہ سو رہی ہو۔ اُس کے سینہ پر رکھ دیں لیکن یہ خیال رہے کہ بائیں چھاتی پر رکھیں تو وہ سوتے ہوئے سب کچھ ظاہر کر دے گی۔

(۲) اور اگر کسی پر چوری کا شبہ ہو تو شعر مذکور مینڈک کی رنگی ہوئی کھال پر لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور اُس سے سوال کرے۔ وُہ دہشت زدہ ہو کر علی الفور اقرارِ جرم کرے گا۔ باذن اللہ تعالیٰ۔

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِيْ   وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

خواص ایضاً منہ

برائے مقہوری اعدا گول کاغذ پر یہ شعر مدور سطر میں لکھ کر اپنے عمامہ کے اندر رکھے۔ اور پیشانی کی طرف یہ شعر رہے۔ انشاءاللہ دُشمن ذلیل ہو۔ اور خود اُس کے شر سے محفوظ رہے ؎

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ   اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

خواص ایضاً منہ

برائے مقہوریٔ اعدا گول کاغذ پر یہ شعر مدور سطر میں لکھ کر اپنے عمامہ میں اس طرح رکھے کہ پیشانی کی طرف یہ نقش رہے۔ انشاءاللہ شرِ عدو سے محفوظ و مصئون رہے گا۔ اور اگر مطالعہ کتب سے جی گھبرائے اور مضمونِ کتاب سمجھ میں نہ آئے تو یہ شعر ایک سو انیس بار پڑھ کر مطالعہ کرے۔ انشاءاللہ کتاب حل ہو گی ؎

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاَتْ   مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

خواص ایضاً منہ

مصر علی العصیا) کی اصلاح کے لئے یہ عمل عجیب الاثر ہے۔ مندرجہ ذیل شعر ایک کاغذ پر بعد نماز جمعہ لکھ کر گلاب کے عرق سے دھو کر پلائیں۔ اور اُسی جگہ رو بقبلہ بٹھائیں اور خشوع و

خضوع سے بارگاہِ الٰہی میں دُعا، توفیق توبۃ النصوح کرائیں۔ عصر و مغرب وہاں ہی پڑھی جائے۔ عشاء تک اسی طرح صلوٰۃ و سلام بخشوع و خضوع پڑھا جائے۔ تو انشاءاللہ ہر قسم کے کبائر سے محفوظ رہے ؎

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّ لَا حَكَمًا   فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

خواص ایضاً منہ

برائے حاجاتِ دینی و دنیوی یہ بیت مبارک ایک مجلس میں ایک ہزار ایک مرتبہ معہ اوّل آخر درود و قصیدہ گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ انشاءاللہ ایک ہی مجلس کے پڑھنے سے مراد پوری ہو۔ اور اگر اتنی مقدار نہ پڑھ سکے تو میرا تجربہ ہے کہ ہر وقت پڑھتا رہے۔ تو بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا۔ بفضلہ تعالیٰ مراد پوری ہوتی ہے ؎

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ   لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

خواص ایضاً منہ

برائے آسانی سکراتِ موت بالین مریض پر پڑھیں۔ اگر وقت پُورا ہو چکا ہے۔ موت آسانی سے ہو گی۔ ورنہ شفاء عاجل حاصل ہو ؎

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا   اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

خواص ایضاً منہ

جنگل یا آبادی میں جب کہ وحوش و سباع کا خطرہ ہو۔ تو یہ شعر سات بار یا نو بار پڑھ کر اپنے گرد انگشتِ سبابہ[1] سے حصار کرے۔ انشاءاللہ دائرہ کے اندر وُہ وحشی داخل نہ ہو سکے گا بلکہ اگر سبُعی[2] مزاج کا انسان بھی ہو گا۔ تو اُس سے بھی محفوظ رہے ؎

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ   مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

خواص ایضاً منہ

سفر میں جاتے ہوئے یہ بیت مُبارک ایک کاغذ پر لکھ کر پہلا مصرع اپنے گھر میں رکھ دے۔

---

[1] شہادت کی اُنگلی سے اپنے گرد دائرہ لگا لے ۱۲ [2] درندہ صفات یعنی ظالم ۱۲

Ishaat e Islam

اور دوسرا مصرع اپنے ساتھ سفر میں لے جائے۔ انشاء اللہ بعافیت گھر واپس آئے ۔

مَا سَامَنِی الدَّهرُ ضَیْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ یُضَمِ

خواص الضَّامنہ

اگر کسی عورت نے مرد کو باندھ دیا ہو۔ یعنی اُس کے سوا کسی سے مجامعت کے قابل نہ ہو سکتا ہو۔ تو تین انڈے مُرغ کے جوش دے کر چھیلے اور دو انڈوں پر حروفِ مہملہ میں پہلا مصرع اس طرح لکھے۔ کہ دونوں انڈوں کے چاروں طرف حروف پُر ہو جائیں۔ اور دوسرا مصرع تیسرے انڈے پر اُسی طرح لکھ کر پہلے مصرع کے دونوں انڈے خود کھالے۔ اور تیسرا انڈا عورت کو کھلا دے۔ انشاء اللہ کھُل جائے گا اور سحرِ سفلی جو اُس پر کیا گیا ہے۔ رد ہو جائے گا۔ ہ

وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

یہ اشعار تو وہ ہیں جو علامہ خرپوتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح میں خاص طور پر بیان فرمائے اب وہ اشعار نذرِ ناظرین ہیں جو ہمارے اجداد کرام سے ہمارے خاندان میں عملاً معمول ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

خواص

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِیْرَانٍ سے فَمَا لِعَیْنَیْكَ اِنْ قُلْتَ تک تین شعر ہوتے ہیں۔

ان تینوں اشعار کو اگر شیشہ کے برتن پر لکھ کر مینہ کے پانی سے اُس جانور کو پلایا جائے جو تابعِ فرمان نہ ہو۔ تو علی الفور متبع ہو جائے۔

اور اگر یہ تینوں شعر ہرن کی جھلی پر لکھ کر لکنت والے کے بازو پر باندھ دیں تو لکنتِ لسانی دور ہو۔ اور بعون اللہ تعالیٰ فصیح اللسان ہو جائے۔

خواصِ بیت

جس شخص کے دل میں حُزن و ملال یا تنگی ہو۔ اور مکدر رہتا ہو۔ اُسے یہ بیت مبارک حروفِ مقطعہ میں سیب پر لکھ کر کھلائیں۔ انشاء اللہ رفع مرض ہوگا۔ اور اگر شیشہ پر لکھ کر دھو کر پلا دیں تو بھی مفید ہوگا۔ لیکن تفاح یعنی سیب پر لکھ کر دینا زیادہ مفید ہے ہ

۵ وَكَیْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ بِهٖ عَلَیْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

یہ بیت مبارک ہر قسم کے آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کریں اور چینی پر لکھ کر پلائیں تو چند روز میں شفا حاصل ہو۔ بلکہ اس کا تعویذ لکھ کر گلے میں باندھ دیں۔

صاحبِ قصیدہ بُردہ علاّمہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ

عشقِ مصطفےٰ اور نعت گوئی

سرکارِ دو عالم جناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس سے اظہارِ محبت وعقیدت مسلمانوں کا جزوِ ایمان ہے صحابہ کرام اور صالحین اُمت اسی جذبۂ محبت سے سرشار تھے اور یہی چیز ان کے لئے مایۂ صد افتخار رہی۔ اُمتِ مسلمہ کے شاہ و گدا کے درجات و مراتب کا معیار بھی محبتِ رسول ہی رہا ہے عمل بالقرآن، اتباعِ سُنتِ رسول، صلوٰۃ وسلام، نعت ومنقبت اظہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں۔ اور عاشقانِ رسول اسی متاعِ عزیز کے سہارے کائناتِ ارضی پر چھائے رہے۔ ؎

آنکہ عشقِ مصطفےٰ سامانِ اوست! بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست!

محبتِ رسول ہی وہ جذبہ ہے جس کی بدولت شرقی وغربی، عجمی وعربی، رومی وشامی، گورے اور کالے شاہ وگدا مدحت سرائے رسول ہوئے۔ سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں بیٹھنے والوں میں سے نعت خوانانِ رسول کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے۔ عالمِ اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں میں مدحت سرائے رسول بڑے بلند وارفع مقام پر فائز رہے ہے۔ عربی زبان میں نعتِ رسول کا گراں قدر ذخیرہ موجود ہے۔ فارسی، اُردو میں نعتیہ اشعار کا بحرِ ذخار موجود ہے۔

قصیدہ بُردہ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہٗ سے لیکر علامہ بوصیری صاحبِ قصیدہ بردہ کے عہد تک (۶۰۰ء تا ۱۲۹۵ء) ہزاروں قصائد لکھے گئے جو سرکارِ دو عالم کے محاسن سے پُر ہیں۔ مگر علامہ بوصیری کے قصیدہ بردہ کو جس خاص شفقت سے نوازا گیا ہے۔ وہ حضرت بوصیری کا ہی حصہ ہے۔ اس قصیدہ کو خود سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاحبِ قصیدہ کی زبانی خواب میں سُنا۔ چادر انعام میں بخشی۔ بدنی اور روحانی بیماریوں سے نجات دی۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اپنے نعت خوانوں میں منفرد اور ممتاز مقام بخشا۔ رسالت کا وہ کونسا پروانہ ہے جو بوصیری کی زبان سے کہا ہوا قصیدہ نہیں پڑھتا۔

مشائخ، علماء اور صوفیا نے اسے ہر دور میں حرزِ جان بنایا، ہر مجلس میں پڑھا، ایک بار نہیں، ہزار بار پڑھا۔ لاکھوں صالحینِ اُمت اسی قصیدہ بردہ کو پڑھتے پڑھتے بارگاہِ نبوت میں باریاب

ہونے اور حقیقت یہ ہے کہ اس تاریخ ساز قصیدہ نے جہاں عاشقانِ رسول کو ایک مقبول ومرغوب روحانی غذا دی وہاں صاحبِ قصیدہ کو آسمانِ شہرت کی ان بلندیوں پر پہنچا دیا جہاں بہت کم لوگوں کی رسائی ہوئی ہے۔

علّامہ بُوصیری

محمد بن سعید المعروف بہ علامہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ یکم شوال ۶۰۸ھ (۷ مارچ ۱۲۱۲ء) مصر میں ایک قصبہ دلاص میں پیدا ہوئے۔ آپ قبیلہ منہاجہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کے بعض تذکرہ نگار آپ کو منہاجی اور مقامِ ولادت کی وجہ سے دلاصی اور مقامِ سکونت کی وجہ سے بوصیری لکھتے آئے ہیں۔ آپ نے تیرہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کیا اور دیگر اسلامی علوم میں مہارت حاصل کر کے یک گونہ کمال حاصل کر لیا۔ آپ کے کلام میں جن اصطلاحات اور تلمیحات کا تذکرہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ علم حدیث، سیر، مغازی اور علم کلام میں پوری پوری صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ علمِ ادب، بدیع، بیان اور صرف ونحو میں مشاق دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کا مجموعہ کلام دیوانِ بوصیری مصر میں کئی بار چھپا۔ انگریزی اور جرمنی میں اسکے تراجم ہوئے۔ یہ دیوان آپ کی قادر الکلامی پر شاہدِ عادل ہے۔ اہل علم نے آپ کے شاعرانہ کمالات اور ادبی مقام پر دادِ تحسین پیش کی ہے۔ شیخ الاسلام علامہ سیوطی، علامہ ابن العماد حنبلی، ابن شاکر کتبی، پطرس بستانی (صاحبِ ادباء العرب)، ابن سید الناس (حضرت بوصیری کے شاگرد) جیسے حضرات نے بڑی فراخدلی سے آپ کے کمالاتِ علمی کا اعتراف کیا ہے مستشرقین میں سے نکلسن اور آربری بھی آپ کی جلالتِ شان کے قائل ہیں۔

بیعت

آپ تصوف میں حضرت ابو العباس احمد المرسی (م ۶۸۶ھ) کے مرید تھے۔ اور اپ سے ہی روحانی مقامات طے کئے۔ آپ اپنے زمانہ کے رواج کے مطابق فکرِ معاش کو دور کرنے کے لئے وزیر زین الدین یعقوب بن زبیر کے شاہی کاتب تھے۔ بعد ازاں مختلف درباروں تک رسائی حاصل کی۔ عمر کا ایک حصہ اس بادیہ میں گزارنے کے بعد آپ نے اپنے آپ کو ثناء خوانی رسول کے لئے وقف کر دیا۔ اور پھر کوئے حبیب سے عمر بھر قدم باہر نہ رکھا

علامہ بوصیری جس زمانہ میں پیدا ہوئے۔ مصر بڑے انقلابی دور سے گزر رہا تھا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کا بھائی الملک العادل ابوبکر مصر وشام کا حکمران تھا۔ مگر اس کی وفات کے بعد

اور بیوں میں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور یکے بعد دیگر مختلف لوگ تخت نشین ہوتے رہے۔ ایران و توران، عباسیہ اور خوارزمیوں کی باہمی کش مکش کا میدان بنے ہوئے تھے۔ مصر و شام صلیبیوں کے حملوں اور پھر باہمی آویزشوں کا نشانہ تھے۔ شمال سے تاتاری حملہ آور عظمتِ اسلام کو تہس نہس کر رہے تھے۔ ان حالات میں عالمِ اسلام پر جو کچھ گذری وہ علامہ بوصیری کی نظروں کے سامنے گذری۔ آپ دس سال تک بیت المقدس میں مصروفِ ریاضت و عبادت رہے۔ پھر سرزمینِ حجاز میں قیام پذیر ہوئے اور اپنے شیخ کے قدموں میں سکون کی دولت حاصل کرتے رہے۔

بوصیری کے عہد میں مسلمانوں کی حالت

پروفیسر نکلسن نے آپ کے عہد کو شاندار تاریخ کا المناک اختتامیہ، قرار دیا ہے۔ اگرچہ کچھ زمانہ گذرنے کے بعد مسلمانوں کی ترک، مغل اور ایرانی سلطنتیں قائم ہوگئیں۔ مگر غازیانِ اسلام کا ہراول دستہ کہاں گیا جو مدینہ منورہ سے صلوٰۃ وسلام کی تازگی لے کر روانہ ہوا تھا۔ عرب کے وہ جیالے کن وادیوں میں کھو گئے جو شعلہ بداماں زبان، برق پاش فصاحت اور آتش زیر پا تلواریں لے کر باطل پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ عرب کے وہ حُدی خواں کہاں گئے جنہوں نے صحرائے عرب سے نکل کر اسلام کے پرچم کو اپنے زمانہ کے متمدن ترین خطوں میں لہرایا تھا، دنیا کے مزاج کو بدلا تھا، سوچنے کے انداز بدلے تھے، ذہنِ انسانی کو نئے افکار سے روشناس کیا تھا۔ بوصیری کے زمانہ میں عہدِ رفتہ کی یہ عظمتیں عرب کے صحراؤں، غرناطہ کے سبزہ زاروں، اور نیل کی وادیوں میں بکھری دکھائی دیتی تھیں۔ انہی مدہم روشنیوں میں علم و ادب کا کارواں، لُٹا لُٹا کارواں شکست خوردہ قوم اور احساسِ شکست سے دبا ہُوا قافلہ سرگرم سفر تھا۔ بے منزل، بے مقصد اور بغیر کسی نصب العین کے ایک معاشرہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس عہد کا ادب جس میں علامہ بوصیری کو زبانِ فصاحت وا کرنا پڑی ایک جمودی ادب تھا۔ ایک مایوس اور قنوطیت زدہ قوم کا ادب تھا، ایک لُٹی ہوئی تہذیب کا جسدِ بے جان تھا، سیاسی انحطاط، معاشی بدحالی اور ثقافتی بے راہ روی اس ادب کا خاصہ بن چکے تھے۔ شعراء پر جمود تھا اگرچہ شاعر تھے۔ دیوان بھی مرتب ہوتے تھے، شعر بھی کہے جاتے تھے۔ لیکن متنبی، معری اور ابن الفارض سے اس دور کے شعراء کو کیا نسبت تھی۔ بایں ہمہ علامہ بوصیری نے اس دور میں ایک اچھا ادب پارہ پیش کیا۔ جسے ہم قصیدہ بُردہ

کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

قصیدہ بُردہ کی مقبولیت

ناقدین نے اس قصیدہ عالیہ کی ادبی خوبیوں اور بعض مخصوص صنعتوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ قصیدہ بُردہ کو مصنف نے دس فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر فصل میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محاسن و محامد کو اثر کے انداز میں بیان کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عاشقانِ رسول کے لئے بڑا قابلِ قدر سامان جمع کر دیا ہے۔ میلادِ پاک سے لیکر وصالِ مبارک تک آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بڑی محبت سے بیان کیا ہے۔ ۱۶۲ شعروں کا یہ قصیدہ مرجعِ اہلِ دل کی روحانی غذا بنا ہُوا ہے۔ ابتدائے کار سے لیکر آج تک اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے روحانی فائدوں کیلئے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور اس سے فیضان کی بارشیں حاصل ہوتی رہیں۔ وظیفہ جان کر پڑھا جاتا رہا، مقدس عبادت گاہوں کے در و دیوار اس کے اشعار سے مزین رہے۔ اور اب تک اہل اللہ کی پاکیزہ مجالس میں اہتمام سے پڑھا اور سُنا جاتا ہے۔ شعراء نے اس قصیدہ پر ہزاروں تضمینیں لکھیں سینکڑوں شرحیں کیں اور درجنوں تشطیریں لکھیں۔ اگر ہم ان تمام شروح و متعلقات کی تفصیل لکھیں، تو ایک دفتر درکار ہے تاہم قارئین کے ذوق کے لئے ہم ایک مختصر سا خاکہ ان متعلقات کا ذکر کرتے ہیں جنہیں ماہر کتابیات ترکی عالم علامہ مصطفےٰ بن عبداللہ المعروف بہ حاجی خلیفہ و کاتب چلپی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب کشف الظنون کی جلد دوم (مطبوعہ استنبول ۱۹۴۳ء) میں درج کیا ہے

اس کتاب میں اُنہوں نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ان کی نگاہ میں عربی زبان میں قصیدہ بردہ کی چالیس[۴۰] شرحیں گذری ہیں۔ جنہیں ہر دور کے معروف شعراء، ادباء علماء اور صوفیاء نے تالیف کر کے اپنے ذوق کا ثبوت دیا ہے۔ بیس[۲۰] تخمیسیں، چودہ[۱۴] تسبیعیں (قصیدہ کے ہر شعر کے پہلے مصرع کو لیکر اس کے ہم قافیہ و ردیف پانچ مصرعوں کے اضافہ کو تسبیع کہتے ہیں) نو[۹] تشطیریں۔ (ہر شعر کے درمیان میں دو مصرعوں کا اضافہ تشطیر کہلاتا ہے) اور کئی ایک تذئیلیں (ہر شعر کے نیچے چند مصرعوں کے اضافہ کو تذئیل کہتے ہیں) اور سینکڑوں تضمینیں لکھی گئی ہیں۔ ان شرحوں اور تضمینوں کے علاوہ قصیدہ بردہ کے متعدد تراجم دُنیا کی اکثر زبانوں میں کئے گئے۔ لاطینی، جرمنی، فرانسیسی، انگریزی ملائی۔ فارسی، اردو، ترکی اور پنجابی میں بڑے ترجمے لکھے گئے اور ان میں سے اکثر چھپے۔ ان دنوں

اُردو تراجم میں خان بہادر محمد حسین خاں، مولانا عزیز الدین، بہاولپوری مطبع مجیدی کانپور، تاج کمپنی لاہور، اصح المطابع کراچی اور مولانا نور بخش توکلی مجددی، علی محسن صدیقی اور محمد فضل احمد عارف کا ترجمہ بہت مقبول ہے۔ مولانا عزیز الدین بہاولپوری نے سرائیکی میں ترجمہ لکھا۔ پنجابی کے اکثر ترجمے پنجابی شعروں میں لکھے گئے۔ مولانا نبی بخش حلوائی مرحوم مؤلف تفسیر نبوی کا پنجابی ترجمہ خاصا مشہور ہوا۔ جاوا (انڈونیشیا) میں جاوی زبان میں ۱۳۱۳ھ میں ترجمہ طبع ہوا۔ (ماخوذ از طیب الوردہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدۂ بردہ شریف

بدو منظوم تراجم (اُردو فارسی)

فارسی ترجمہ	اُردو ترجمہ
از مولانا عبد الرحمٰن جامی	از محمد فیاض الدین نظامی

۱

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

کیا تمہیں یاد آگئے ہمسایگانِ ذی سلم — خون کے آنسو جو آنکھوں سے رواں ہیں دمبدم
اے زیادِ صحبت یارانت اندر ذی سلم — اشکِ چشم آمیختی باخوں رواں گشتہ بہم

۲

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ
وَاَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ اِضَمٖ

یا صبا لائی ہے سمتِ کاظمہ سے اک پیام — یا ہوا بجلی سے روشن رات میں کوہ اضم
یا مگر از کاظمہ بادے وزید از کوئے دوست — یا مگر در نیم شب برقے جہید از اضم

۳

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

کیا ہوا آنکھوں کو تیری رو رہی ہیں زار زار — کیا ہوا دل کو ترے کیوں اس قدر کھاتا ہے غم
چیست چشمت را چہ گوئی خشک شو گریاں شود — چیست دل گوئی بہوش آ شیفتہ گردد ز غم

۴

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

ہے عبث تیرا گماں چھپتا نہیں ہے رازِ عشق — اسکو افشا کر رہے ہیں سوزِ دل اور چشمِ نم
اے تو پنداری کہ عشقِ عاشقاں پنہاں شود — با وجود آتشِ دل سوز و آبِ چشمِ نم

۵

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

یوں نہ ویرانوں پہ روتا گر نہ ہوتا سوزِ عشق — مضطرب کرتے نہ تجھ کو قصۂ بان و علم
گر نہ بودے عشق اشکت بر طلل کے ریختی — کے بدی بے خواب چشمت از غمِ بان و علم

۶

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

عشق سے انکار کرنا تیرا ممکن ہی نہیں — ہیں گواہِ معتبر صورت تری اور چشمِ نم
چوں کنی انکارِ عشقش چوں گواہی میدہند — بر تو اشکِ چشم دیگر زردیِ روئے سقم

۷

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

خطِ اشک اور لاغری نے عشق ثابت کر دیا — زرد گل کی طرح رخساروں پہ مانندِ عنم
عشق ثابت کرد بر رُو خطِ اشک و لاغری — چوں بہار روئے یار و سرخیِ شاخِ عنم

۸

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِيْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

ہاں خیالِ یار نے مجھکو جگایا رات بھر — لذتوں کو کر دیا ہے عشق نے رنج و الم
چوں خیالِ دلبرم آمد مرا بے خواب کرد — عشق آرد در میانِ خرمی رنج و الم

۹

يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوٰى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِّنِّيْ إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

ناصحا تو عشق میں کر معذرت میری قبول — ہے اگر انصاف تجھ میں کر نہ مجھ پر یہ ستم
اے کہ در عشقم ملامت می کنی معذور دار — گر ترا انصاف باشد عذر آری از کرم

۱۰

عَدَتْكَ حَالِيْ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

اب تو واقف ہو چکے اغیار بھی تیرے سوا — درد میرا ہو نہیں سکتا کسی صورت سے کم
حالِ من در تو گذشتہ سرِ من از دشمناں — نیست پنہاں و دردِ من نہ آں گشتہ از دلم

۱۱

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

تھی نصیحت خوب لیکن اسکو سنتا کس طرح — تھا عاشق کے حق میں ہے سماعت کالعدم

تو نصیحت می کنی نیکو و من می نشنوم — عاشقاں باشند دائم از ملامت در صمم

۱۲

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

کی ضعیفی نے نصیحت میں نے جھٹلایا اسے — گو نصیحت میں بڑھاپا ہے مبرا از تہم

شیب پندم داد و من بردم گمانِ بد برو — ورچہ شیب اندر نصیحت دور باشد از تہم

۱۳

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوءِ مَا اتَّعَظَتْ

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

نفسِ امارہ نے لیکن جہل سے مانا نہیں — گرچہ پیری کی نصیحت تھی نہایت محترم

نفسِ فرماں دہ بہ بدہا میکند و ہم خراب — وز جہالت پند نپذیرد ز پیری و ہرم

۱۴

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى

ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اسکی مہمانی نہ کی کچھ میں نے کارِ خیر سے — آئی جب مہمان پیری سر پہ میرے ایک دم

ہم نکرد او کارِ نیکو بہر مہمانی او — بر سرم آمد فرود از من نگشتہ محتشم

۱۵

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

کاش میں پہچانتا توقیر اس مہمان کی — پس چھپا لیتا سفیدی سر کی از رنگِ کتم

گر بدانستم کہ مہماں را نمیدارم عزیز — کردمے تغییر اسفیدیِ مویم از کتم

۱۶

مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو نفسِ سرکش کو مرے یوں پھیر دے — رکتے ہیں جیسے گھوڑوں کی لگاموں سے بہم

نفسِ سرکش را ز بے راہی کہ می آرد براہ — چوں لگامے اسپِ سرکش آورد از راہ ہم

۱۷

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا

إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهِمِ

نفس کی خواہش گناہوں سے نہیں ہوتی ہے دور — جس طرح جوع البقر میں پر نہیں ہوتا شکم

پس مجو بر فعلِ عصیاں کسرِ شہوتہائے نفس — زانکہ قوت میدہد شہوت طعام اندر شکم

۱۸

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى

حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس کی ہیں عادتیں مانندِ طفلِ شیر خوار — دودھ پیتا جائے گا جب تک چھڑا دینگے نہ ہم

نفس چوں طفل است گر شیرش دہی ہم خورد — ور نہ شیرش باز داری او نہ خواہد ہیچ دم

١٩

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ
إِنَّ الْهَوَى مَا تَوَلَّى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

خواہشوں کو روک ہرگز نفس کا تابع نہ ہو | ختم کر دے یا نہ تجھ کو عیب والا کر کے کم
باز گیرش از ہوا بر خود ہوا حاکم مکن | چوں ہوا حاکم شود ہیبت بشد یا گشت کم

٢٠

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَى فَلَا تُسِمِ

باز رکھ حسن عمل کو لذت تشہیر سے | اس چراگاہ ہوس سے دور رکھ اپنا قدم
نفس را مقہور کن چوں در عمل جولاں کنی | ورنہ بچرے انس گیر و باز دارش از ستم

٢١

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ

لذتیں چکنی غذا کی زہر قاتل تھیں مگر | کھانے والے نے نہ جانا انہیں پوشیدہ ہے سم
لذتے کاں بامضرت باشد آراید بخلق | آنچناں کو در نیابد ایں کہ زہر اندر دسم

٢٢

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ التُّخَمِ

مکر سے کر خوف انکے شکم سیری ہو کہ بھوک | آفتیں خالی شکم کی کچھ نہیں سیری سے کم
ترس از حیلہ ہائے نفس چوں جوع و شبع | گاہ باشد گشنگی بدتر ز سیری و تخم

٢٣

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

ان گناہوں میں جو آنکھوں میں بسے ہیں دور کر | منفعل ہو کر بہا اشک ندامت دمبدم
پس ببار از دیدگاں اشکے کہ چشمت پر شدہ | از محارم پس ملازم شو بدرگاہ ندم

٢٤

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس و شیطاں کا مخالف بن نہ مان ان کا کہا | انکی سچی بھی نصیحت جھوٹ سے کیا کچھ ہے کم
برخلاف نفس و شیطان باش فرمانش مبر | ور نصیحت میکنندت قول شاں را متہم

٢٥

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

تو نہ کر ان کی اطاعت ہوں یہ حاکم یا عدو | جانتا ہے خوب تو مکر عدو و مکر حکم
ترک کن فرمان ایشاں خصم باشند یا حکم | زانکہ میدانی تو مکر خصم و ہم مکر حکم

٢٦

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

توبہ کرتا ہوں میں قول بے عمل کے واسطے | بانجھ عورت سے امید اولاد کی رکھتے ہیں ہم
می کنم استغفر اللہ از کلام بے عمل | بچہ میخواہم از آں زن کو بود صاحب عقم

۲۷

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

کی نصیحت دوسروں کو اور رہیں خود بے عمل — ہو نصیحت کا اثر کیا بے عمل جب خود ہیں ہم
امر کردم من بخیرت خود نکردم ہیچ چیز — راستی در دیں نکردم پس چہ سود از گفتنم

۲۸

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

اک نفل کا بھی نہیں ہے نادِ راہ آخرت — جز نمازِ فرض و روزہ کچھ نہیں رکھتے ہیں ہم
توشۂ ہرگز نہ کردم بہر زادِ آخرت — در نماز و روزہ جز فرضی نیامد در تنم

۲۹

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَى الظَّلَامَ إِلٰى
أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

اس نبی کی پاک سنت پر کیا میں نے ستم — تھا قیامِ شب سے جن کے پائے نازک پر ورم
من ستم کردم بسے بر سنتِ خیر الرسل — آنکہ از احیائے شبہا پائے وے کردے ورم

۳۰

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْأَدَمِ

بھوک کی شدت کے باعث اور فاقوں کے سبب — آپ نے پتھر سے باندھا نازپروردہ شکم
سنگ بستے بر شکم آں نازنیں از گشنگی — صرف کردے در رہِ حق جملہ دینار و درم

۳۱

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهٖ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

بن کے سونے کے پہاڑ آئے کہ مائل ہوں حضور — کچھ توجہ تک نہ کی، تھے آپ وہ عالی ہمم
کوہ از زر کرد خود را عرض تا گردد قبول — روئے گردانید از آں زر مصطفٰے خیر الشیم

۳۲

وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ
إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ

ایسی حاجت پر بھی تقوٰی کو کیا مضبوط تر — سچ ہے حاجت غالب آ سکتی نہیں اہلِ عصم
با ضرورتہا کہ بودش میل بر دنیا نکرد — از ضرورت خستہ نبود آنکہ دور است از حرم

۳۳

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کیا کرے مائل ضرورت آنکو دنیا کی طرف — گر نہ ہوتے آپ تو دنیا بھی ہوتی کالعدم
چوں تواند خواند بر دنیا ضرورت زانکہ گر — نامدے دنیا گہے بیروں نگشتے از عدم

۳۴

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

یا محمد دو جہاں کے آپ ہی سردار ہیں — شاہِ جن و انس بھی اور بہترِ عرب و عجم
آں محمد سیدِ کونین فخرِ انس و جاں — بہترِ اہلِ دو عالم بہترِ عرب و عجم

۳۵

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ
أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

آمر و ناہی پیمبر ہیں نہیں اُن کا جواب — ہیں نہایت صاف گو وہ قول لا ہو یا نعم
آمر و ناہی پیمبر آں رسولِ راست گو — راست گو تر زو نہ بُد در قولِ لا و در نعم

۳۶

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہ حبیب ایسے ہیں جن سے ہے شفاعت کی امید — وقت ہول و خوف میں پیش آئینگے جب رنج و غم
آں حبیبے کو بُود امیدگاہِ مردماں — در شفاعت نزدِ سختیہائے پیچیدہ بہم

۳۷

دَعَا إِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ
مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

دعوتِ حق آپ نے دی اور کیا جس نے قبول — ایسی رسّی اُس نے پکڑی جو نہ ہوگی منفصم
مردما خواندے بحق و ہر کہ در وے دست زد — دست زد در حبلِ محکم کاں بریدہ نشد ہم

۳۸

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ

سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے خَلق میں اور خُلق میں — انبیا میں سب سے اکمل آپ کا علم و کرم
بہترِ پیغمبراں در خَلق و در خُلق آمدہ — کس چو او نامد نہ در علم و نہ در وصفِ کرم

۳۹

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

انبیا سب ملتمس ہیں تاکہ مل جائے انہیں — ایک چلّو بحر سے یا قطرہ از ابرِ کرم
ملتمس از وے ہمہ از انبیاء و از رسل — یک کف از دریائے علم و شربتے ز ابرِ کرم

۴۰

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

اپنے حدِ مرتبہ پر سب کھڑے ہیں رُو برو — جیسے نقطہ حرف میں اعراب لفظوں میں بہم
نزدِ او استادہ جملہ ہر کسے در حدِ خویش — نقطہ از علم دارد یا نصیبے از حِکم

۴۱

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

صورت و سیرت میں ہیں سرکارِ عالی مرتبت — اسلئے اُن کو کیا حق نے حبیبِ محترم
از خلائق او بود در صورت و معنی تمام — برگزیدش در محبت خالقِ روح و نسم

۴۲

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

کوئی عالم میں نہیں اُن کا محاسن میں شریک — حُسن میں جوہر ہے اُس کا فردِ کل لا ینقسم
او منزہ از شریک اندر محاسن آمدہ — جوہرِ حسنِ محمدؐ پارہ نامد در قسم

۴۳

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِی نَبِیِّهِمُ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَکِمِ

جو نصاریٰ نے کہا عیسیٰ کے حق میں تو نہ کہہ	اور جو ممکن ہو کر مدحِ نبیِ محترم
آنچہ ترسایاں بگفتند در حقِ عیسیٰ مگو	پس بگو در حقِ سید آنچہ خواہی از حکم

۴۴

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

جو شرف ہو ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کر	جتنی عظمت چاہیئے کر شانِ والا میں رقم
نسبت اندر ذاتِ او کن ہر چہ خواہی از شرف	نسبت اندر قدرِ او کن ہر چہ خواہی از عظم

۴۵

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمِ

حد نہیں ہے کوئی حضرت کے کمال و فضل کی	ہو بیاں کس منہ سے توصیفِ شہِ خیر الامم
فضل و جاہِ مصطفےٰ حدے ندارد در کمال	تا تواند کرد شخصے روشن آں را بیش و کم

۴۶

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا
اَحْیٰی اسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

ان کی عظمت کے مساوی معجزے ہوتے اگر	نام انکا زندہ کرتے استخواں ہائے رمم
در خورِ قدرِ بزرگش گر نمودے معجزست	یاد نامش زندہ کردے استخواں ہائے رمم

۴۷

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَی الْعُقُوْلُ بِہٖ
حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَہِمِ

باز رکھا امتحاں سے جس سے عاجز فہم ہو	مہربانی کی نہ بھٹکے یوں شک و حیرت سے ہم
آنچہ او فرمود عقل از فہمِ آں عاجز نہ شد	بر صلاحِ ما حریص ست بے گمان و بے نہم

۴۸

اَعْیَی الْوَرٰی فَہْمُ مَعْنَاہُ فَلَیْسَ یُرٰی
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْہُ غَیْرُ مُنْفَحِمِ

سرِ باطن کی حقیقت نے کیا خلقت کو دنگ	دور سے نزدیک سے ہر طرح ہے مجبور فہم
عاقلاں از فہمِ معنیِ محمد عاجز اند	اہلِ عالم جملہ در وصفش کشیدستند دم

۴۹

کَالشَّمْسِ تَظْہَرُ لِلْعَیْنَیْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِیْرَۃً وَّتُکِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

وہ ہیں مثلِ شمس جو ظاہر ہو چھوٹا دور سے	اور آنکھیں قرب سے ہوتی ہیں خیرہ ایک دم
مثلِ خورشید ست حالش کو بود کوچک ز دور	در برابر چشمہائے مردم اندازد بہم

۵۰

وَکَیْفَ یُدْرِکُ فِی الدُّنْیَا حَقِیْقَتَہٗ
قَوْمٌ نِیَامٌ تَسَلَّوْا عَنْہُ بِالْحُلُمِ

اہلِ دنیا کس طرح ان کی حقیقت پا سکیں	خوابِ غفلت میں ہیں گویا قوم خوابیدہ ہیں ہم
چوں بدانندش حقیقت اہلِ عالم چوں بود	مست خوابے دیدنش در خواب مانند مغتنم

۵۱

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ

انتہائے علم کہتی ہے وہ ہیں خیر البشر — جملہ مخلوقات میں رکھتے ہیں وہ شانِ اتم
مبلغ معلوم مردم آں کہ سید آدمی ست — بہترین مرسلاں باشد رسولِ محتشم

۵۲

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمِ

جو رسولانِ جلیل القدر کے تھے معجزے — آپ ہی کے نور سے پایا تھا سب نے یہ کرم
ہرچہ آوردند مجموعِ رسل از معجزات — آں ز نورِ مصطفےٰ آمد بایشاں لاجرم

۵۳

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

آفتابِ فضل ہیں وہ اور ستارے سب رسل — کرتے ہیں ظلمت میں ظاہر سب یہ انوارِ کرم
او بود خورشیدِ فضل و دیگراں سیارگاں — روشنی سیارگان ظاہر کنند اندر ظلم

۵۴

حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِينَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

ہو گیا خورشید طالع اور ہوا روشن جہاں — آپ کے نورِ ہدایت سے ہوئیں زندہ اُمم
پیشوائے خلقِ عالم ست چو آمد در وجود — چوں عدم پوشیدہ شد از نورِ او جملہ اُمم

۵۵

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

کیا عظیم الخلق ہے صورت مزین خلق سے — حسنِ صورت مشتمل ہے خندہ روئی سے بہم
خلقِ پیغمبر نکو بر خلقِ خوش آراستہ — مشتمل بر حسن باشد بر بشارت متسم

۵۶

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

تازگی میں ہیں وہ غنچہ اور شرف میں مثلِ بدر — دہر ہیں ہمت میں اور بخشش میں دریائے کرم
چوں بہار از تازگی بد ہمچو بدر اندر شرف — ہمچو دریا در کرم چوں روزگار اندر ہمم

۵۷

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ
فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

ہیں جلال و رعب میں سرکارِ عالی بے نظیر — جیسے گرد و پیش رکھتا ہے کوئی فوج و حشم
گر کسے دیدیش تنہا خود ہمی پنداشتے — کز بزرگی او ست اندر لشکر و خیل و حشم

۵۸

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ہیں وہ دندانِ مبارک مثلِ موتی سیپ میں — معدنِ نطق و تبسم ہے وہ دہنِ محترم
درِ مکنوں در صدف دندانِ او بد گوئیا — وال دہن گویا کہ می افشاند مروارید ہم

۵۹

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ
طُوبَىٰ لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

ہے وہ خوش قسمت جو سونگھے اور بوسے دے اسے — بے بدل خوشبو ہے خاکِ تربتِ شاہِ امم
ہیچ بوئے خوش چو بوئے خوابگاہِ او نبود — نیک بخت آنکس کہ بوئیدست و بوسیدست ہم

۶۰

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ہوگئیں ظاہر ولادت سے سب اُن کی خوبیاں — پاک اُن کی ابتدا بھی پاک اُن کا مختتم
وقتِ زادن پاکیٔ ذاتِ شریفش شد پدید — پاک بودش مبتدا و پاک بودش مختتم

۶۱

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ
قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اہلِ فارس نے سنی جوں ہی ولادت کی خبر — ہوگئے وحشت زدہ اور چھا گیا کرب و الم
اہلِ فرس آں روز دانستند کایشاں را نمود — بعد ازیں درد و ملال و خواری و رنج و نقم

۶۲

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَىٰ وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَىٰ غَيْرَ مُلْتَئِمِ

محلِ کسریٰ گر پڑا اور پارہ پارہ ہوگیا — منتشر سب ہوگئے کسریٰ کے ساتھی ایکدم
طاقِ کسریٰ شد خراب و کنگرِ کسریٰ شکست — در شکست احوالِ کفار و دگر نامد بہم

۶۳

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتشِ فارس نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے — نہر بھی چشموں کو بھولی از رہِ اندوہ و غم
آتشِ گبراں بمرد از حزن و اندوہ و ملال — چشمۂ آبِ رواں شد خشک در جوئے سدم

۶۴

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي

اہلِ ساوہ تھے پریشاں خشک چشمے دیکھ کر — لوٹتے تھے گھاٹ سے غصہ میں پیاسے پُر الم
ساوہ غمگیں شد چو گشتش آبِ دریاچہ خشک — تشنگاں زو باز گشتند جملگی در درد و غم

۶۵

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

پانی پانی ہوگئی تھی آگ مارے رنج کے — اور پانی ہوگیا تھا آتشیں از سوز و غم
گوئیا بر جائے آتش آب بودے سرد و تر — از غم و بر جائے آب آتش بدے سوزان و گرم

۶۶

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ

کی شیاطیں نے فغاں انوار بھی چمکے وہاں — نورِ حق روشن ہوا الفاظ و معنیٰ سے بہم
لشکرِ شیطاں فغاں کردہ ز اندوہ تمام — نورِ حق تاباں ز معنیٰ و کلم شد مبہم

۶۷

عَمُوا وَصَمُّوا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اندھے اور بہرے تھے سنتے کس طرح خوشخبریاں	اور کیسے دیکھتے تخویفِ برق از رنج و غم
کور و کر گشتند نشنیدند بشارت از خدا	ہم ندیدند برقِ بیم از غایتِ رنج و الم

۶۸

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

دی خبر اقوام کے سب کاہنوں نے اس طرح	دین سب باطل ہوئے اور ہو گئے سب کالعدم
پس ازاں کاخبار ایشاں کردہ بودند کاہناں	آنکہ دینِ شاں کژ است و نیست خواہد گشت ہم

۶۹

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

بعد ازاں یوں ٹوٹتے تاروں کو دیکھا چرخ پر	اور منہ کے بل گرے سب سرنگوں ہو کر صنم
دیدہ بودند آسماں آتش بزیر افتادہ بود	در زمیں ہم سرنگوں از خواری افتادہ صنم

۷۰

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْ اِثْرَ مُنْهَزِمِ

بھاگتے تھے راستے سے وحی کے شیطان یوں	ایک پیچھے دوسرے کے سر پہ رکھا اپنا قدم
از طریقِ وحی دیواں جملہ آوارہ شدند	دل شکستہ از پئے ہم می رسیدند از ہزم

۷۱

كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِيْ

تھا وہ لشکر ابرہہ کا یا پراگندہ سی فوج	سنگریزے جن پہ پھینکے تھے یدِ شاہِ امم
چوں دلیرانِ یمن بودند گویا در گریز	یا چو آں لشکر کہ از خاکِ کفش گشتند گم

۷۲

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

لے کے نام اللہ کا پھینکا جو کنکر آپ نے	حضرتِ یونس کو اگلے جیسے ماہی کا شکم
او فگندہ از پئے تسبیح در دستِ رسول	مثلِ تسبیحے کہ یونس را بیفگند از شکم

۷۳

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

ہو کے مسجود آپ کی دعوت پہ اشجار آ گئے	پیڑ سے چلتے ہوئے رکھتے نہ تھے گو وہ قدم
ہم درخت آمد بفرمانش بزد و سجدہ کرد	می دویدے سوئے او دائم بساقِ بے قدم

۷۴

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا كَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

ان درختوں نے لکیریں خوب کھینچیں اور لکھا	ڈالیوں سے اپنی وسطِ راہ میں با پیچ و خم
گوئیا خطے کہ کردند شاخہا بر ہر درخت	می نوشتندے خطِ نیکو عجب اندر رقم

۷۵

مِثْلَ الْغَمَامَةِ أَنّٰى سَارَ سَائِرَةً
تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِيْ

ابر کے مانند وہ سایہ فگن تھے آپ پر — تا بچائے گرم موسم کی حرارت سے بہم
ابر بودے بر سرش تا او برفتے ہر کجا — تا نگاہش داشت از گرمائے تابستان گرم

۷۶

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ
مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

قلبِ پاک مصطفےٰ سے چاند کو نسبت ہے خاص — ماہِ منشق کی قسم کھاتا ہوں میں سچی قسم
می خورم سوگند بر ماہے کہ منشق شد ازو — نسبتے دارد ز قلبش زاں درست آمد قسم

۷۷

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِيْ

ہے قسم خیر و کرم کی جمع تھے جو غار میں — کیا نظر آتا نہیں کفار تھے سب کور چشم
جمع کردہ غار خیرات و کرامت ہا بسے — یا محمد چشم کافر گشت زینشاں کور ہم

۷۸

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

صدق اور صدیق اکبر غار ہی میں تھے چھپے — غار میں کوئی نہیں کفار کہتے تھے بہم
صدق و صدیق اند در غار و کس ایشاں را ندید — کافراں گفتند کس اینجا نہ باشد منکتم

۷۹

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

دیکھ کر انڈے کبوتر کے ادھر مکڑی کا جال — تھا گماں کفار کو واں تو نہیں شاہِ امم
تخم بنہادہ کبوتر بد بہ بافت عنکبوت — کافراں راشد گماں کانجا نیاسودہ قسم

۸۰

وِقَايَةُ اللّٰهِ أَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْأُطُمِ

کی حفاظت آپ کی ایسی خدائے پاک نے — زرہ اور قلعوں سے مستغنی ہوئے شاہِ امم
چوں خدا او را ز مکرِ دشمناں محفوظ داشت — بر زرہ حاجت نبودش و بحصن قلعہ ہم

۸۱

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

جب زمانے نے ستایا میں نے لی انکی پناہ — جب ملی ان کی مدد بس دور تھا جور و ستم
رنج اگر دیدم ز دہر و خواستم از وے اماں — در جوارِ او خلوص از ہر بلائے یافتم

۸۲

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ
إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

دستِ اقدس سے طلب کی دین و دنیا جب کبھی — سرفرازی ہو گئی جب مل گیا دستِ کرم
ہر چہ کردم التماس از نعمتِ ہر دو سرا — یافتم بر وجہِ بہتر آنا نچہ خواستم

۸۳

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

اس وحی کا تو نہ منکر ہو جو آئے خواب میں ۔ خواب میں بھی رکھتے تھے بیدار دل شاہِ امم

پس مکن انکارِ وحی از خواب پیغمبر از آنک ۔ چشمش ار در خواب رفتی دل بُدے بیدار ہم

۸۴

فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

تھا وہ معراجِ نبوت کا زمانہ آپ کے ۔ پس نہ کر انکار سچے خواب کا اے محترم

وحی در خواب اوّل پیغمبری بودے ورا ۔ خواب او منکر نبود مثلِ خوابِ محتلم

۸۵

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

بارک اللہ سعی سے حاصل نہیں ہوتی وحی ۔ اور نہ علمِ غیب پر ہرگز نبی ہے متہم

پس بزرگ ست آں خدا وحی او کسبی نبود ۔ ہم رسولِ او نہ بُد بر علمِ غیبش متہم

۸۶

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

جب چھوا دستِ مبارک ہو گئی کامل شفا ۔ اور شفا پائی جنوں سے اکثروں نے از کرم

پس کساں را او شفا دادے بمالیدن بدست ۔ وارہانیدے بسے دیوانگاں را از لمم

۸۷

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ

حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

خشک سالی کی سفیدی ہو گئی کافور سب ۔ اک دعا نے آپ کی برسا دیا ابرِ کرم

دعوتِ او قحط و تنگی از جہاں برداشتہ ۔ تا چو روز اسپید بودے در سیاہی و نسم

۸۸

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

ہو گئی کثرت سے بارش ندیاں بہنے لگیں ۔ لوٹ دریا کی نظر آتی تھی سیلابِ عرم

بر دعائش آمدے باراں و وادی پُر شدے ۔ گوئیا دریا بُدے یا گوئیا سیلِ عرم

۸۹

دَعْنِيْ وَوَصْفِيْ اٰيَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ

ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

چھوڑ دے مجھکو بیاں کرنے نبی کے معجزات ۔ جو ہے شب میں مثلِ مہمانی کی آگ اوپر علم

گوش کن تا معجزش گویم کہ آں روشن بود ۔ ہمچو آتش در شبِ تاریک بر فرقِ علم

۹۰

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ

وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

موتیوں کا حسن ہوتا ہے دوبالا ہار میں ۔ یا لڑی سے بھی جدا کر دو نہ ہو گی قدر کم

ور اگر در رشتہ باشد حسنِ او زایدہ بود ۔ ور نہ در رشتہ بود قدرش نگردد ہیچ کم

۹۱

كما تطاول آمال المديح الى
ما فيه من كرم الاخلاق والشيم

اسلئے مداح ہیں توصیف میں عاجز تمام   فہم انساں سے ہیں باہر ان کے اخلاق وشیم
ہر چہ کاں گوید مدیح مصطفےٰ بسیار نیست   کو مزین بد بہ خلق نیک و احسان شیم

۹۲

آيات حق من الرحمٰن محدثة
قديمة صفة الموصوف بالقدم

ہیں کلام اللہ کی آیات جملہ لاجواب   ہے صفت اسکی قدیم اور ہے وہ موصوفِ قدم
آیہ ہائے حق کہ از رحمٰن فرود آمد بر تو   آں قدیم ست و بود و صفتش موصوفِ قدم

۹۳

لم تقترن بزمان وهي تخبرنا
عن المعاد وعن عاد وعن ارم

ہر زمانے سے بری ہیں اور سناتی ہیں ہمیں   عاقبت کا حال بھی اور قصۂ عاد وارم
مقترن نامد بوقتی وانما ثابت بداں   او خبر داد از معاد و حشر و ز عاد و ارم

۹۴

دامت لدينا ففاقت كل معجزة
من النبيين اذ جاءت ولم تدم

معجزہ قرآں کا برتر رہے گا تا ابد   اسکے آگے معجزاتِ انبیاء ہیں کالعدم
نزد ما باقی بماند بہتر از ہر معجزات   معجزِ پیغمبراں باقی نماند دائم

۹۵

محكمات فما يبقين من شبه
لذي شقاق ولا يبغين من حكم

ہیں وہ مستحکم مخالف کو نہیں اس میں جگہ   شبہ و شک کی، اسلئے ہیں وہ بجائے خود حکم
محکم ست آیات قرآں شبہہ کس را نماند   وز ہمہ الفاظ از وتاباں بود نور حکم

۹۶

ما حوربت قط الا عاد من حرب
اعدى الاعادي اليها ملقي السلم

جس نے قرآں سے بغاوت کی وہ عاجز آگیا   کردیا دشمن نے بھی آخر سرِ تسلیم خم
ہر کہ با قرآں بجنگ آمد بآخر بازگشت   آنکہ دشمن تر بدے نزدش بیفگندے سلم

۹۷

ردت بلاغتها دعوى معارضها
رد الغيور يد الجاني عن الحرم

سارے دعوے ہوگئے اسکی بلاغت سے غلط   جیسے ہوں محفوظ غیرت مند کے اہلِ حرم
از بلاغت دعوئے جملہ معارض کرد رد   چوں غیورے کو کند رد دست جانی از حرم

۹۸

لها معان كموج البحر في مدد
وفوق جوهره في الحسن والقيم

ہیں معانی آیتوں کے مثلِ دریا موجزن   گوہر دریا سے برتر ان کا ہے حسن قیم
معنی بسیار ہمچوں موجِ دریا دارد آں   بہتر است از دُرِ دریا جملہ در حسن و قیم

۹۹

فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَی الْإِکْثَارِ بِالسَّأَمِ

جو عجائب اُن میں پوشیدہ ہیں اُن کا کیا شمار | خواہ کثرت سے پڑھو ہوگا نہ اُس کا شوق کم
پس عجائب اندران وکس نہ بتواند شمرد | ورچہ بسیارے بخواند کس نیرد شوق کم

۱۰۰

قَرَّتْ بِهَا عَیْنُ قَارِیْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

ہوگئیں آنکھیں جو ٹھنڈی ہیں نے قاری سے کہا | تھام حبل اللہ کہ ہے فتح تیری معتصم
چشم خوانندہ بداں روشن شود من گفتمش | یافتی حبل خدا محکم بگیر اے معتصم

۱۰۱

إِنْ تَتْلُهَا خِیْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰی
أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰی مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

آتشِ دوزخ کے ڈر سے تو اگر اُن کو پڑھے | شعلۂ نارِ جہنم اُس سے ہو جائے گا کم
گر بخوانیش ز ترس آتشِ دوزخ کنی | سرد بر خود گرمیٔ آتش بر آں من منامنم

۱۰۲

کَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْیَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُوْهُ کَالْحُمَمِ

ہیں وہ مثلِ حوضِ کوثر جس سے ہوتے ہیں سفید | عاصیوں کے چہرے جو دکھلائی دیں مثلِ حمم
آں چو حوضی داں کہ دارد روئے خوانندہ سفید | گرچہ عاصی آمدست و روسیہ چوں حمم

۱۰۳

وَکَالصِّرَاطِ وَکَالْمِیْزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَیْرِهَا فِی النَّاسِ لَمْ یَقُمِ

ہیں ترازو عدل کی اور راستی کے ہیں صراط | ہے بغیر اُن کے قیامِ انصاف کالعدم
چوں صراط است آں و چوں میزاں بود در راستی | راستی از غیر آنہا کس ندیدہ بیش و کم

۱۰۴

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَاحَ یُنْکِرُهَا
تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَیْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

مت تعجب کر تو حاسد پر جو ہے انکار سے | ہے تجاہل اس کا گرچہ ہے وہ پکا ذی فہم
گر حسود انکار آں کردہ مدار آں را عجب | کو تجاہل کردہ ورنہ نیک کردست آں فہم

۱۰۵

قَدْ تُنْکِرُ الْعَیْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ
وَیُنْکِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

روشنی سورج کی کیا دیکھے جو ہو آشوبِ چشم | ذائقہ کیا آبِ شیریں کا ملے جب ہو سقم
گر کہے چشم از رمد منکر شود خورشید را | ہم دہن منکر شود طعمِ خوشِ آب از سقم

۱۰۶

یَا خَیْرَ مَنْ یَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ
سَعْیًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْأَیْنُقِ الرُّسُمِ

اے خیر الاُمم تیرے دربار میں آتے ہیں سب | پاپیادہ اور سوارِ اشتراں بادم
اے بہین آنکہ مردم قصد درگاہش کنند | پا پیادہ یا بہ پشتِ اشتراں بادم

۱۰۷

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

معتبر کے واسطے ہیں آیت کبریٰ حضور — اور ہے اِک نعمتِ عظمیٰ برائے مغتنم
اے کہ ہستی آیت کبریٰ کہ باشد معتبر — اے کہ ہستی نعمتِ عظمیٰ کہ باشد مغتنم

۱۰۸

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

بدرِ کامل جس طرح سے رات میں کرتا ہی سیر — مکے سے اقصیٰ گئے معراج میں شاہِ امم
در شبے رفتے ز مکہ تا باقصائے شریف — چوں کہ ماہِ چار دہ گردد رواں اندر ظلم

۱۰۹

وَبِتَّ تَرْقٰى إِلٰى أَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

طے کیے سارے مدارج اور ملا ایسا مقام — ہے پرے ادراک سے اور قاب قوسیں سے نہ کم
برشدی بالا گذشتہ قاب قوسینت مقام — واں ندیدست و نہ بیند ہیچ کس در ہیچ دم

۱۱۰

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

مسجدِ اقصیٰ میں بن کر انبیاء کے پیشوا — آپ تھے مخدوم باقی انبیاء سب تھے خدم
انبیاء و مرسلینت پیشوا کردند در آں — ہمچو مخدومی کہ گردد پیشوا اندر خدم

۱۱۱

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

طے کیا سات آسمانوں کا سفر با انبیاء — آپ افواجِ ملائک میں تھے باشان و علم
ز آسمانہا بر گذشتی بر جمیعِ انبیاء — در گروہے کاندر ایشاں تو بدی صاحب علم

۱۱۲

حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

مرتبہ باقی نہ رکھا بڑھنے والوں کے لئے — ہر بلند و پست پر تھا آپ کا فیضِ قدم
زینتے از قرب بہرِ ہیچ کس نگذاشتی — جائے بالا تر بہشتی دیگرے را در رقم

۱۱۳

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

کر دیئے پست آپ نے سب کے مدارج اور مقام — جب ہوئے مدعو بلندی پر یگانہ با حشم
پست کردی پیشِ قربت ہر مقامِ دیگراں — چوں ترا بردند بالا و ندراں گشتی علم

۱۱۴

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

تاکہ ہوں اسرارِ پوشیدہ سے واقف بعد وصل — حق نے ظاہر کر دیئے سب راز از فضل و کرم
تا مقامِ وصل پنہاں یافتی از چشمِ خلق — سرِ پنہانی بدانستی ز اوصافِ قدم

۱۱۵

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

غیر شرکت سب فضائل آپ میں موجود ہیں　　طے کیا سب مرتبوں کو آپ نے بے مزدحم

جمع کردی ہر بزرگی کاں نبودہ مشترک　　بر شدی از ہر مقامے کاں نبودی مزدحم

۱۱۶

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ

وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

ہیں عظیم الشان رتبے جو ملے سرکار کو　　ہیں پرے ادراک سے جو کچھ ہوئے حاصل نعم

بس بزرگ ست آنچہ دادندت ز فضل رتبت　　بس عزیز ست آنچہ بخشیدت خداوند از نعم

۱۱۷

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

اے مسلمانو یہ خوشخبری ہے اپنے واسطے　　اک ستون ایسا ملا مضبوط از فضل و کرم

مژدگانی باد مارا اے مسلماناں کہ ماں　　از عنایت ہست رکنی کاں بود دور انہدم

۱۱۸

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهِ

بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

جب کہ انکو حق نے خود خیر الرسل فرمادیا　　طاعتِ حق کے سبب ہم ہوگئے خیر الامم

چوں خدا مارا بطاعت خواند لفرستاداو　　بہترِ پیغمبراں گشتیم ما خیر الامم

۱۱۹

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدَى أَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ

كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

سن کے بعثت کی خبر تھرا گئے اعدا کے دل　　شیر کی آواز سے جیسے ڈرے غافل غنم

دشمناں را دل بترسانید اخبارِ رسول　　ہمچو آوازے کہ ناگاہ بر جہانید غنم

۱۲۰

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلَى وَضَمِ

جنگ کے میداں میں کفار کی حالت نہ پوچھ　　جسم تھے نیزوں پہ ٹانگے جیسے کندوں پر لحم

چوں بجنگ دشمناں رفتے بدے در جنگ گاہ　　آن بدنہا بر سرِ نیزہ چو لحم اندر وضم

۱۲۱

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهِ

أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جنگ کی دہشت سے ان کو بھاگنا منظور تھا　　آرزو رکھتے تھے کھائیں چیل و گدھ ان کا لحم

آرزو شاں بد گریز و غبطہ بردندے بر آں　　عضوہائے خاں پریدے با عقاب و با رخم

۱۲۲

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

ڈر کے مارے یوں گذر جاتی تھیں راتیں بے شمار　　ہاں سوا ان کے جو کہ ہیں مہینے محترم

پس شبے بگذشت و آنرا کس ندانستے عدد　　در غزاہا چوں نبودی از شبِ ماہِ حرم

۱۲۳

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدَى قَرِمِ

لشکرِ اسلام تھا مہمان اُن کے صحن میں — چاہتا تھا ہر نفس مل جائے دشمن کا لحم

گوئیا دیں بود مہمانے کہ او آمد فرود — بر سرائے آنکہ بد مشتاق لحمِ دشمنم

۱۲۴

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

يَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

تیز رو گھوڑوں پہ تھا وہ لشکرِ دریا مثال — جنگ کے میدان میں موجیں لگاتا دمبدم

میکشیدی بحرِ لشکر جملہ بر اسپاں سوار — موج میزد از دلیرانے کہ رفتندے بہم

۱۲۵

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

اجر کی اُمید والے دعوتِ حق کے مرید — کفر کی بنیاد کو کرتے تھے بالکل کالعدم

جملہ از بہرِ خدا در کار بودند و غزا — بیخ کفر از بن بکندندے کہ نیست گردد آں ستم

۱۲۶

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

دینِ حق یوں اُن کے دم سے آخرش ظاہر ہوا — مل گئے بچھڑے ہوئے رشتے اور ہو گئی غربت بھی کم

تا قوی شد ملتِ اسلام از سعیِ ہمہ — دیں در اوّل بد غریب و شد در آخر محترم

۱۲۷

مَكْفُولَةً أَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

جیسے مل جائے کسی کو نیک شوہر اور پدر — بیوگی کا اور یتیمی کا اُسے پھر کیا ہو غم

دیں از ایشاں یافت بہتر شوہر و بہتر پدر — زاں نہ شد در بیوگی و ہم نماند اندر یتم

۱۲۸

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ

مَاذَا رَأَى مِنْهُمُ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

تھے وہ مثلِ کوہ پوچھو دشمنوں سے اُن کا حال — کچھ اگر دیکھا ہے اُن کو شاملِ جنگ و صدم

کوہہا بودند از آں کو در نبرد آمد سرش — تا بگوید آنچہ دیدستند از ایشاں در صدم

۱۲۹

وَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا

فُصُولُ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

پوچھ لو بدر و حنین و اُحد سے بھی اُن کا حال! — موت کے اقسام ہرگز تھے وبا سے کچھ نہ کم

از حنین و بدر دیگر از احد می کن سوال — تا بخواند فصل ہائے مرگ ادھی از وخم

۱۳۰

اَلْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَمَا وَرَدَتْ

مِنَ الْعِدَى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

ہاں سپیدی سرخروئی سے بدل جاتی تھی جب — کالے لمبے بال والے سر کو پہنچا کر زخم

سرخ کردندے بخونِ دشمناں شمشیر را — چوں فرو شد در سیاہی ہر سرِ مو از لمم

۱۳۱

وَالکَاتِبِینَ بِسُمْرِ الخَطِّ مَا تَرَکَتْ
أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَیْرَ مُنْعَجِمِ

وہ لکھا کرتے تھے نیزوں کے قلم سے حرفِ غیظ — اور نہ چھوڑے دشمنوں کے جسم غیرِ منعجم
می نوشتندے بہ نیزہ خطِ سرخی بر بدن — حرفِ جسمے بے نقط ننوشتہ بودے آں قلم

۱۳۲

شَاکِی السِّلَاحِ لَهُمْ سِیمَا تُمَیِّزُهُمْ
وَالوَرْدُ یَمْتَازُ بِالسِّیمَا مِنَ السَّلَمِ

گو مسلح تھے مگر رکھتے تھے سجدے کے نشان — تھے صحابہ مثلِ گل، کفار مانندِ سلم
آں مگاں سنجاں کہ سیما شاں بریں ممتاز بود — گل برنگ و بوئے خود ممتاز گردد از سلم

۱۳۳

تُهْدِی إِلَیْکَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِی الأَکْمَامِ کُلَّ کَمِی

اُن کی نصرت کی خبر بھیجے تو یہ سمجھے گا تو — مثلِ غنچوں کے غلافوں میں تھے وہ عالی ہمم
می رساند بادِ نصرت بر تو بوئے سعی شاں — چوں بہاراں اندرِ سرِ غنچہ بود ثابت قدم

۱۳۴

کَأَنَّهُمْ فِی ظُهُورِ الخَیْلِ نَبْتُ رُبًی
مِنْ شِدَّةِ الحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الحُزُمِ

تھے وہ گھوڑوں پر سوار ایسے کہ ٹیلوں پر درخت — زین کی پرواہ نہ تھی ان شہسواروں کو بہم
گوئیا بر پشتِ اسپاں چوں درختِ پشتہ گہ — نا استواری بود در دین نز کثرت در نسیم

۱۳۵

طَارَتْ قُلُوبُ العِدَا مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَیْنَ البَهْمِ وَالبُهَمِ

ہوش غائب تھے عدو کے سختیوں سے جنگ کی — فرق کر سکتے نہیں تھے آدمی ہے یا غنم
لرزہ بر دلہائے کفار اوفتاد از ترس شاں — چارپائے و آدمی نشناختند از ترس و غم

۱۳۶

وَمَنْ تَکُنْ بِرَسُولِ اللهِ نُصْرَتُهُ
إِنْ تَلْقَهُ الأُسْدُ فِی آجَامِهَا تَجِمِ

ہو مدد جس کو رسولِ سیدِ لولاک کی — شیر بھی ان کو ملے جنگل میں گر مارے نہ دم
ہر کرا او را از رسول اللہ نصرت آمدہ — شیر اگر بر وے رسد از ترس او آید بہم

۱۳۷

وَلَنْ تَرَی مِنْ وَلِیٍّ غَیْرَ مُنْتَصِرٍ
بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْقَصِمِ

دوست اُن کا ہو نہیں سکتا ہے محرومِ مدد — اور ذلیل و خوار ہو گا دشمنِ شاہِ اُمم
دوستانش را نہ بینی غیرِ منصور و عزیز — ہم نہ بینی دشمنش جز خوار بگسستہ بہم

۱۳۸

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِی حِرْزِ مِلَّتِهِ
کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الأَشْبَالِ فِی أَجَمِ

اپنی ملت سے کیا محفوظ اُمت کو تمام — جس طرح جنگل میں رکھے شیر بچوں کو بہم
امتِ خود را نشاندہ در حصارِ ملتش — ہمچو شیرے کو بود با بچگاں اندر اجم

۱۳۹

كم جدلت كلمات الله من جدل

فيه وكم خصم البرهان من خصم

بارہا قرآن نے دشمن کو نیچا کر دیا — اور دلیلوں نے بھی سر کو کر دیا دشمن کے خم

ہر کہ با قرآن بجنگ آمد بیفگندش بخاک — گفتگوئے منکر از برہان او گشت ست کم

۱۴۰

كفاك بالعلم في الأمي معجزة

في الجاهلية والتأديب في اليتم

ہو کے امی تھے وہ عالم، ہے یہ کافی معجزہ — جاہلیت اور یتیمی میں ادیب ذی حکم

ایں قدر از معجزہ کافی کہ پیش از وحی او — امی پر علم بود و پر ہنر اندر یتیم

۱۴۱

خدمته بمديح أستقيل به

ذنوب عمر مضى في الشعر والخدم

نعت گوئی کی کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو — ہوں گناہیں عفو سارے از رہ فضل و کرم

عمر بھر اشعار لکھے دنیا داروں کے لئے — کی بہت تعریف بے جا اور خوشامد کچھ نہ کم

خدمتش کردم بمدحی تا ببخشندم گناہ — زانکہ عمرم صرف شد در گفتن شعر و خدم

۱۴۲

إذ قلداني ما تخشى عواقبه

كأنني بهما هدي من النعم

ہے یہ ڈر دونوں نے ڈالا طوق گردن میں مرے — ہوں میں گویا اونٹ قربانی کا از قسم نعم

کردہ غل در گردنم عصیاں و می ترسم ازاں — گوئیا با شعر و خدمت مثل ہدیم از نعم

۱۴۳

أطعت غي الصبا في الحالتين وما

حصلت إلا على الآثام والندم

ہر دو حالت میں شکار گمرہی طفلی ہوا — کچھ نہ حاصل ہو سکا مجھ کو بجز جرم و ندم

بردہ ام فرمان غی کودکی در ہر دو حال — ہیچ ازاں حاصل ندارم جز گناہان و ندم

۱۴۴

فيا خسارة نفس في تجارتها

لم تشتر الدين بالدنيا ولم تسم

حیف میرے نفس نے سودا کیا نقصان سے — یعنی عقبیٰ کے عوض دنیا خریدا کج فہم

پس زیانہا ست کہ نفس اندر تجارت یافتہ — کاں بدنیا دین نہ بخرید و نگفتہ می بخرم

۱۴۵

ومن يبع آجلا منه بعاجله

يبن له الغبن في بيع وفي سلم

آخرت کو جس نے بیچا صرف دنیا کے لئے — ہے بڑا نقصان اسکے حق میں یہ بیع و سلم

ہر کہ عقبیٰ را بدنیا می فروشد خاسر است — غبن او روشن شود البتہ در بیع و سلم

۱۴۶

إن آت ذنبا فما عهدي بمنتقض

من النبي ولا حبلي بمنصرم

ہوں گو عاصی پر نہیں ٹوٹا ہے پیماں آپ سے — دین کی رسی نہ ہوگی منقطع شاہ امم

گر گنہ کردم بسے من عہد نا شکستہ ام — با پیمبر حبل دین مصطفیٰ نبریدہ ام

١٤٧

فَاِنَّ لِی ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِی

مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

ہے شفاعت کی مجھے امید میرے نام سے — ہے محمد اس میں اور ہیں آپ مشفق محترم

عہد او دارم کہ نام من محمد کردہ اند — کس وفا چوں او نکردہ در ہمہ عہد و ذمم

١٤٨

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ

فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

حشر میں گر دستگیری کی نہ میری آپ نے — پھر تو میری شومیٔ تقدیر سے پھسلا قدم

گر ز فضلم در قیامت دستگیر و خرمم — ور نگیرد وائے بر من چوں بلغزانم قدم

١٤٩

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَهٗ

اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

ہے بعید از شان گر محروم مجھ کو کر دیا — اور لوٹوں آپ کی شفقت سے غیر محترم

دور باد! گر کند نومید ہر امیدوار — یا کہ از وے باز گردد جار غیر محترم

١٥٠

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَائِحَهٗ

وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزَمِ

وقف جب سے ہو گیا ہوں مدح میں سرکار کی — پا لیا اپنی رہائی کا مددگار اتم

تا کہ من مشغول کردم فکر خود در مدحِ او — بر خلاصِ خود ورا خوش یافتم من ملتزم

١٥١

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْهُ یَدًا تَرِبَتْ

اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِی الْاَکَمِ

آپ کے دستِ کرم سے پائیں گے محتاج فیض — جس طرح گلزار ٹیلوں کو کرے ابرِ کرم

دستِ درویشاں ز غناہا نعمتش خالی نشد — زانکہ از باراں بروید گل بہ بالائے اکم

١٥٢

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْیَا الَّتِی اقْتَطَفَتْ

یَدَا زُهَیْرٍ بِمَا اَثْنٰی عَلٰی هَرِمِ

مجھ کو دولت کی نہیں خواہش کبھی مثلِ زہیر — جس نے حاصل کی تھی دولت بن کے مداحِ ہرم

من نمی خواہم متاعِ مالِ دنیا چوں زہیر — کو بچیدہ دست او چوں گفت او مدحِ ہرم

١٥٣

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے مکرم تر جہاں سے جز ترے میرا ہے کون — حادثاتِ عام میں جب گھیر لیں رنج و الم

اے گرامی تر ز خلقاں من ندارم ملجاء — جز تو چوں آید قیامت یا بود مرگِ تنم

١٥٤

وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللهِ جَاهُکَ بِیْ

اِذَا الْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

کم نہ ہوگا آپ کا رتبہ شفاعت سے مری — جلوہ گر جب ہو باسم منتقم وہ ذی کرم

یا رسول اللہ جاہت تنگ می ناید بمن — چوں کریم انتقام آرد بارباب نقم

١٥٥

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

کیونکہ دُنیا اور عقبیٰ آپ کی بخشش سے ہیں ‎ ‎ اور علومِ باطنی سے آپکے لوح و قلم

شمۂ از جودِ تو دُنیا بود با آخرت ‎ ‎ وز علومت در دو عالم علمِ لوح ست و قلم

١٥٦

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

یُوں تو عصیاں ہیں بڑے اے نفس مت مایوس ہو ‎ ‎ سامنے بخشش کے بیشک ہیچ ادنیٰ اور کم

اے دِل از رحمت مشو نومید با جرمِ بزرگ ‎ ‎ چوں کبائر نزدِ غفرانِ خدا شد چوں لمم

١٥٧

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا

تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

رحمتِ رب ہو گی جب تقسیم مجھ کو ہے اُمید ‎ ‎ میرے عصیاں سے سوا ہو گا مرے رب کا کرم

رحمتِ رحماں مگر آں دم کہ قسمت میکنند ‎ ‎ بر من آید در خورِ جرم و گناہ اندر رقم

١٥٨

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

میرے رب اُمید کو میری نہ رد فرمائیے ‎ ‎ تیری رحمت پر بھروسہ ہے نہ کر اسکو ختم

یارب اُمیدم بر آور وا مگرداں باز گوں ‎ ‎ در قیامت نزدِ تو آں کہ حساب آساں کنم

١٥٩

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

لطف فرما دو جہاں میں اپنے بندہ پر کریم ‎ ‎ سختیوں میں ہے بہت بے صبر با رنج و الم

لطف کن با بندۂ خود ہم بدنیا ہم بدیں ‎ ‎ زانکہ صبرش نزدِ سختیہا گریزد از ستم

١٦٠

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِنْكَ دَائِمَةً

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَمُنْسَجِمِ

ابرِ رحمت کو ترے دے حکم تا برسائے وہ ‎ ‎ تا ابد اپنے نبی پر رحمت و فضل و کرم

پس درود سے کراں بارانِ ابرِ رحمت ‎ ‎ تا شود ریزان و پاشان از نعیم و از نعم

١٦١

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ

أَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

آل پر اصحاب پر اور تابعینِ پاک پر ‎ ‎ صاحبِ تقویٰ پہ اور جو ہیں حلیم و ذی کرم

بعد ازاں بر آل و اصحابِ کرام و تابعین ‎ ‎ اہلِ علم و حلم و عقل و فضل و تقویٰ و کرم

١٦٢

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا

وَأَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

جب تلک بادِ صبا چلتی ہے گلزار میں ‎ ‎ اور اونٹوں کو طرب میں ساربانِ پر نغم

تا بجنباند صبا اندر چمن شاخ درخت ‎ ‎ و براند اشتراں را بند گاش در نغم

تمت بالخیر

ثُمَّ الرِّضَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَ عَنْ عُمَرَ
وَ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَ اغْفِرْلَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

وَاغْفِرْ إِلٰهِي لِكُلِّ الْمُسْلِمِينَ بِمَا
يَتْلُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَ فِي الْحَرَمِ

بِجَاهِ مَنْ بَيْتُهُ فِي طَيْبَةٍ حَرَمٌ
وَإِسْمُهُ قَسَمٌ مِنْ أَعْظَمِ الْقَسَمِ

وَ هٰذِهِ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِي بَدْءٍ وَ فِي خَتَمِ

أَبْيَاتُهَا قَدْ أَتَتْ سِتِّينَ مَعْ مِائَةٍ
فَرِّجْ بِهَا كَرْبَنَا يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

يَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً
وَ حُسْنَ خَاتِمَةٍ يَا مُبْدِئَ نِعَمِ

فَاغْفِرْلَنَا شَيْخَهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَالْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ

دعوت عمل

- خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔
- قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از "امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ" پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے پینے، شیرنی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنّت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور اس کے حبیب کریم ﷺ کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہئے۔
- فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔
- فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔
- دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہلسنّت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ہر شہر اور ہر محلّہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنّت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ذریعہ ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی، ۷۴۰۰۰

Ishaate Islam

دعوتِ عمل

- خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنایئے۔
- قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از "امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ" پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
- فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے پینے، شیرنی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
- ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔
- اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہئے۔
- فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔
- فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
- قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔
- دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ اور دیگر علماء اہلسنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ہر شہر اور ہر محلّہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ذریعہ ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی۔ ۷۴۰۰۰